بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد46 شمارہ 5

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
محمد نسیم خان
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 100روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20پونڈیا40ڈالر
امریکن۔بذریعہ
بحری ڈاک10پونڈ
یا20 ڈالرامریکن۔

The Weekly BADR Qadian

Postal Registration No:p/GDP-23

20رمضان المبارک 1417 ہجری 30 صلح 1376 ہش 30 جنوری 1997ء

ہفت روزہ بدر قادیان-143516

اخبار احمدیہ

لنڈن 24/جنوری (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیرو عافیت ہیں۔

حضور انور نے آج خطبہ جمعہ میں سورہ فاتحہ کی فضیلت اور رمضان میں نماز تہجد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔

احباب جماعت اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

یہ صدی احمدیت کے لئے عظیم الشان فتوحات لے کر آئے گی گزشتہ ایک سال میں ہندوستان میں جماعت احمدیہ اس کثرت سے پھیلی ہے کہ اس سے پہلے سو سال میں بھی نہیں پھیلی تھی

پہلے نیک اعمال کے ذریعہ ایسا وجود بننے کی کوشش کرو جو غیر معمولی طاقت سے اپنی طرف کھینچتا ہے پھر مبشّر بنو اور لوگوں کو بتاؤ کہ ہم تمہیں زندہ کرنے کے لئے آئے ہیں

جلسہ سالانہ قادیان کے تیسرے روز کے اختتامی اجلاس سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ولولہ انگیز خطاب

لندن (۲۶ دسمبر ۱۹۹۶ء) : قادیان دارالامان (انڈیا) میں جماعت کے ۱۰۵ ویں جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی لندن سے بذریعہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ براہ راست نشر ہوئی۔ صبح دس بجکر سات منٹ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی محمود ہال میں تشریف آوری اور کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد تلاوت قرآن کریم سے اس اجلاس کا آغاز ہوا جو مکرم حافظ فضل ربی صاحب نے کی اور بعد ازاں ان آیات کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم چوہدری محمد الیاس صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے منظوم اردو کلام سے منتخب اشعار خوش الحانی سے سنائے اور دس بجکر ستائیس منٹ پر حضور ایدہ اللہ کے خطاب کا آغاز ہوا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورہ الاحزاب کی آیات ۴۶ تا ۴۹ کی تلاوت کی اور پھر فرمایا کہ الحمدللہ کہ آج قادیان کا یہ عالمی جلسہ اپنے آخری مراحل کو پہنچا ہے۔ اور یہ جو الوداعی خطاب ہے گو میں لندن سے کر رہا ہوں مگر قادیان اول مخاطب ہے اور قادیان کی وساطت سے میں سب دنیا سے مخاطب ہوں۔ تمام دنیا میں جگہ جگہ قادیان ہی کی شکل کے چھوٹے چھوٹے جلسے منعقد ہو رہے ہیں۔ ربوہ میں تو ہر جگہ گھروں کے علاوہ بھی جہاں دوکانوں پر یا مساجد میں انتظام ہے مرد بھی اور خواتین بھی ہمارے ساتھ اس جلسہ میں شامل ہیں۔ حضور نے بتایا کہ قادیان میں تقریباً آٹھ صد نومبائین اس جلسہ میں شامل ہیں۔

(باقی صفحہ نمبر8پر)

اگر ہم اپنی عبادت کے متعلق غفلت کی حالت کو کاٹ پھینکیں تو میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ سال گزرے سال سے بہتر ہو گا۔

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۳ جنوری ۱۹۹۷ء)

لندن (۳/ جنوری) : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے فرمایا کہ آج نئے سال کا پہلا جمعہ ہے۔ اس پہلو سے سالوں کے ادلنے بدلنے کا جو مضمون ہے اس سے متعلق عمومی باتیں کہنے کے بعد وہی مضمون جو پہلے بیان ہو رہا تھا یعنی عام طور پر جماعت احمدیہ کے اخلاقی معیار کو بلند کرنے کے متعلق چند نصائح، اس کی طرف متوجہ ہونگا۔

حضور نے سال کے بدلنے پر دنیاداروں کے رد عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ لگتا ہے کوئی ایسی بات ہوئی ہے کہ اس تبدیلی کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں بطور خاص کچھ کرنا چاہیئے۔ بسا اوقات مذہبی قوموں میں بھی اور غیر مذہبی قوموں میں بھی جو غفلت کی حالت میں رہ رہے ہیں یہ رد عمل صرف ایک بے ساختہ خوشی کی حالت میں ظاہر ہوتا ہے اس کے سوا اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ حضور نے مغربی دنیا میں اس موقعہ پر جو بے حیائی و شراب نوشی کے واقعات کثرت سے ہوتے ہیں اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں سال کے بدلنے پر اگر کچھ ناچتا ہے تو وحشت ناچتی ہے۔ اور اس کا گزرے ہوئے سالوں سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ جہاں تک ایک مومن کا تعلق ہے وہ گزرے ہوئے اور آنے والے سال کو ایک مسلسل گزرتے ہوئے پانی کی طرح دیکھتا ہے۔ پانی کی رفتار اس کا ہمیشہ آگے بڑھتے چلے جانا ایک مقصد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ غرضیکہ ایک رواں پانی کی طرح زندگی کی مثال دیکھی جا سکتی ہے۔ گویا کہ اس پانی کی راہ میں نشیب و فراز آتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت ﷺ سے خدا تعالیٰ کے وعدہ "وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ" کے حوالہ سے بتایا کہ زندگیاں تو سب کی گزر رہی ہیں، کوئی زندگی ساکت و جامد ہو ہی نہیں سکتی۔ مگر

(باقی صفحہ 8پر)

مشرقی یورپ کی روز افزوں تبلیغی اور تربیتی ضروریات کے مدِ نظر

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ کی جاری فرمودہ

ایک نئی بابرکت مالی تحریک

مسلم ٹی وی احمدیہ کی نشریات سے باقاعدگی کے ساتھ استفادہ کرنے والے عہدیداران و مخلصین جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو علم ہو چکا ہو گا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27/ فتح (دسمبر) ۱۳۷۵ ہش-1996ء کے بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں مشرقی یورپ کے دو ممالک البانیہ اور بوسنیا کی روز افزوں تبلیغی اور تربیتی ضروریات کا ایمان افروز پیرائے میں تذکرہ فرمانے کے بعد اس خطۂ ارض کے جلد تر روحانی احیاء کے لئے عالمگیر جماعت احمدیہ کے سامنے پندرہ لاکھ امریکن ڈالرز کے مطالبہ پر مشتمل ایک نئی بابرکت مالی تحریک فرمائی ہے۔ جملہ احباب وہ عہدیداران جماعت احمدیہ بھارت کے ازدیاد علم و ایمان کے لئے پیارے آقا ہی کے مبارک الفاظ میں اس بابرکت مالی تحریک کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ حضور انور نے فرمایا:۔

" مشرقی یورپ میں مشن ہاؤسز کا قیام ۔ جماعتی مراکز کا قیام اور نئی مسجدیں بنانا ایسے کام ہیں جن کیلئے اب ہمیں نئی مالی ضرورت درپیش ہے اور یہ چونکہ ایسی ضرورت نہیں جو مستقل چندے کی صورت میں جماعت سے طلب کی جائے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ کبھی کبھار اچانک پیدا ہونے والی ضرورتوں کے لئے کوئی تحریک کی جائے تو وہی کافی ہوگا۔ اس وقت جو ہمیں زیادہ ضرورت ہے وہ البانیہ میں ہے۔ جہاں بکثرت احمدیت پھیل رہی ہے اسی طرح دوسرے مشرقی ممالک جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے توجہ ہو رہی ہے۔ پس جہاں البانین بولنے والے دوسرے ممالک میں بستے ہیں پھر بوسنین ہیں اُن کی بھی بہت توجہ ہے۔ ان سب کا بنیادی حق ہے کہ وہاں تبلیغی مراکز قائم کئے جائیں، مساجد بنائی جائیں، ان ہی میں سے معلم تیار کئے جائیں۔ چنانچہ اس سال کے لئے میں جماعت کے سامنے پندرہ لاکھ ڈالر کی تحریک کرتا ہوں۔ اور جیسا کہ میں نے آپ سے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ جو بھی تحریک کروں اس کا 100واں حصہ میں خود دونگا۔ اور یہ بتانے کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ میں یہ بتاؤں کہ یہ میں کر رہا ہوں۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ بعض لوگ جو بوجھ سمجھتے ہیں۔ ان کے دل کی تسلی کے لئے ان کو بتا رہا ہوں کہ میں شامل ہوتا ہوں تو میں تحریک کرتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ تمام احمدی جو باقی چندوں میں حصہ لے رہے ہیں وہ تبرک کی خاطر اس تحریک میں حصہ لیں۔ اور صاحب حیثیت اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لیں اور مجھے امید ہے کہ دیکھتے دیکھتے اللہ کے فضل سے یہ چندہ وصول ہو جائے گا۔ حضور انور نے فرمایا پہلے سال دو تہائی اور دوسرے سال اس کا ایک تہائی وصولی کی صورت میں ہمیں مل جانا چاہیئے۔" (ماخوذ از ہفت روزہ "بدر" 2/9۔جنوری ۱۹۹۷ء صفحہ ۱۱)

اس غرض سے دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں "مشن ہاؤس مشرقی یورپ" کے نام سے باقاعدہ ایک امانت قائم کر دی گئی ہے۔ عہدیداران مال اس مد میں وصول ہونے والے عطیات اسی نام سے مرکز میں بھجوائیں۔

جزاکم اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سعادت سے زیادہ سے زیادہ حصہ پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ناظر بیت المال آمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپواکر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان : :

لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے تحریک دعا

اور

چیلنج مباہلہ

سہ ادھر برّ صغیر میں 10 جنوری بروز جمعۃ المبارک کا ہلالِ رمضان افق پر نمودار ہوا اور ادھر مسجد فضل لنڈن سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ تمام دنیا میں نشر کئے جانے والے تاریخی خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت عالمگیر کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ اس رمضان کو اپنی دعاؤں کے ذریعہ احمدیت اور مخالفینِ احمدیت کے حق میں ایک فیصلہ کُن رمضان بنادیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ چند دنوں سے پاکستان میں جماعت احمدیہ کیخلاف پھر سے طوفان بے تمیزی برپا ہے۔ مولویوں نے ہر طرح کے اخلاق کو بالائے طاق رکھ کر اپنی گندی زبانوں اور گندے اعمال سے احمدیوں کو ذہنی و جسمانی تکلیف پہنچانے کا مذموم سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اسلام کے مقدس نام پر معصوم احمدیوں کو طرح طرح کی تکالیف دینا اور انہیں مصیبتوں میں مبتلا کرنا آج پاکستان میں اسلام سے محبت کی علامت بن چکا ہے۔ احمدیوں کی مذہبی آزادی اور ان کے معاشرتی حقوق مکمل طور پر غصب کر لئے گئے ہیں۔ حال ہی میں پاکستان کی نگران حکومت کی جانب سے صوبۂ سندھ میں ایک احمدی کو وزیر مقرر کئے جانے پر مولویوں کی طرف سے احتجاجوں' دھرنوں اور ہڑتالوں کا سلسلہ جاری ہے۔

یہ تو پاکستان کی حالت ہے لیکن یہی مذموم حرکات مولوی کی طرف سے ہندوستان میں بھی جاری ہیں چنانچہ آئے دن گھٹیا قسم کے اردو اخبارات میں اشتہارات کے ذریعہ اور فولڈروں کے ذریعہ جماعت پر نہایت گندے الزامات لگائے جارہے ہیں۔ معصوم مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہوئے تلقین کی جاری ہے کہ احمدیوں سے مقاطعہ اور ان کا قتل عام عین اسلامی تعلیم کے مطابق ہے چنانچہ حال ہی میں نومبر 1996ء کو ایک شخص مستقیم احمد امروہی نے "مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کی تاریخی حیثیت" نام کی ایک گمراہ کن اور جھوٹ کی غلاظت سے بھری ہوئی کتاب لکھی جس کے شروع میں مہاراشٹر کے مفتی قاضی محمد اشرف رضا نے فتویٰ دیا ہے کہ احمدیوں کا قتل جائز ہے (فتویٰ محمد اشرف رضا 24 جمادی الاول 1417ھ۔ مطابق 8 اکتوبر 1996 ٹائٹل پیج کتاب مذکور صفحہ 2)۔

ان سب حالات کے پیش نظر حضور نے اپنے یکم رمضان (10 جنوری 1997ء) کے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ چند سال قبل خدا نے مجھے ایک بشارت دی تھی کہ ایک گھڑی کے ڈائل پر جہاں دس کا ہندسہ ہوتا ہے وہاں نہایت روشن حروف میں دس کا عدد چمکنے لگا ہے لیکن آپ کے ذہن میں بجائے وقت کے دس تاریخ آرہی ہے اور آپ کی زبان مبارک پر "Friday the tenth,Friday the tenth" کے الفاظ جاری ہیں۔ حضور نے اس کی تعبیر فرمائی تھی کہ کسی دس تاریخ کو جمعۃ المبارک کے روز کوئی روشن نشان اللہ تعالیٰ دکھانے والا ہے اور اس کے ہندسے پر بار بار کی چمک ظاہر کر رہی ہے کہ کوئی ایک نشان نہیں بلکہ کئی روشن نشانات کے ظہور کی طرف اشارہ ہے۔

چنانچہ یہ الٰہی بشارت پہلے بھی حضور کی جانب سے اعلانِ مباہلہ کے ذریعہ پوری ہوئی جبکہ ٹھیک 10 جون 1988ء کو جمعۃ المبارک کے روز حضور نے مباہلہ کا اعلان فرمایا اسی موقعہ پر حضور نے فرمایا تھا کہ پاکستان اور دیگر ممالک کے مولوی جو دن رات جماعت کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں اور احمدیوں کے مرتد اور واجب القتل ہونے کے فتوے دے رہے ہیں اور ملک کی امن و آشتی کی فضا کو مکدر کر رہے ہیں میں ان سب کو مباہلہ کا چیلنج دیتا ہوں یہ چیلنج مباہلہ شائع شدہ موجود ہے جو چاہے دفتر نشر و اشاعت قادیان سے حاصل کر سکتا ہے۔

چنانچہ 10 جون 1988 بروز جمعۃ المبارک کا اعلان مباہلہ جماعت کے حق میں Friday the Tenth کی الٰہی بشارت کو پورا کرنے کا ذریعہ بنا تھا اور اب پھر 10 جنوری 1997 بروز جمعہ المبارک کو ہی حضور نے اس مباہلہ کے چیلنج کو دوہرایا ہے۔ اور احباب جماعت عالمگیر کو خصوصی تحریک فرمائی ہے کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں شریروں مفسدوں اور فتنہ پھیلانے والے احمدیت کے دشمنوں کے خلاف دعا کریں کہ۔ **اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا**

کہ اے اللہ تو ان شریروں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور ان کی خاک اڑا دے۔ ساتھ ہی حضور نے جماعت کو نصیحت فرمائی ہے کہ یہ دعا صرف شریروں' بدباطنوں اور فتنہ پرداز سرغنوں کیلئے کی جائے لیکن معصوم عوام کے متعلق خاص طور پر یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شریروں کے ہتھکنڈوں سے بچاکر ہدایت عطا فرمائے۔

یہ بھی عجیب خدائی تصرف ہے کہ جہاں یہ ہر دو اعلان مباہلہ کا تعلق جمعۃ المبارک اور 10 تاریخ سے ہے بالکل اسی طرح یہ مباہلہ عین اسی سال ہوا ہے جس سال ٹھیک سو سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1897 کو مفسد اور فتنہ پرداز علماء پادریان و پنڈتان کو چیلنج مباہلہ دیا تھا اور 1897 کا چیلنج مباہلہ بھی دوسرا چیلنج مباہلہ تھا۔ بالکل اسی طرح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مفسدین و اشرار کو 1988 کے بعد دوسری مرتبہ 1997 میں مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔

حضور کا 1988 کا چیلنج مباہلہ شائع شدہ موجود ہے اور انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں ہم اس کو پھر شائع کریں گے جہاں کہیں کوئی مفسدین کا سرغنہ ہو وہ اس کو قبول کر سکتا ہے اس کیلئے کسی ایک جگہ اکٹھا ہونے کی ضرورت نہیں کسی بھی جگہ بیٹھ کر دعاؤں کے ذریعہ خدائے علیم و خبیر و جبار قہار اور احکم الحاکمین کے دروازہ کو کھٹکھٹایا جا سکتا ہے۔

اس سے قبل 1988 میں بھی مخالفین نے چیلنج مباہلہ قبول کرتے ہوئے ذلت و رسوائی اٹھائی تھی اور اب بھی ہمیں یقین ہے کہ مخالفین احمدیت کی قسمت میں اس چیلنج کے قبول کرنے کے نتیجہ میں بھی ذلت ورسوائیاں مقدر ہیں۔

ازدیاد ایمان کے طور پر اس موقع پر دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں

☆ حضرت امام جماعت احمدیہ کے چیلنج مباہلہ 10 جون 1988ء سے قبل پاکستان کے مُلّا یہاں تک کہ حکومت کے بھی بعض عہدیداران کہتے تھے کہ مرزا طاہر احمد نے مولانا اسلم قریشی کو اغوا کر کے قتل کروا دیا ہے اس لئے اس جرم میں مرزا طاہر احمد کو پکڑ کر پھانسی پر لٹکایا جائے (نعوذ باللہ) اور اس پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے 10 جون 1988 کے چیلنج مباہلہ میں فرمایا کہ

"جماعت احمدیہ کے موجودہ امام یعنی اس عاجز کے متعلق حسب ذیل پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے۔ کہ موجودہ امام جماعت احمدیہ اسلم قریشی نامی ایک شخص کے اغوا اور قتل میں ملوث ہے" (مباہلہ صفحہ 17)

حضور نے فرمایا کہ میں بحیثیت امام جماعتِ احمدیہ یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ الزام جھوٹ ہے اور اس میں کوئی بھی صداقت نہیں۔ **لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔**

چنانچہ قدرت خدا کی اس چیلنج مباہلہ کے ٹھیک ایک ماہ بعد 10 جولائی کو تحفظ ختم نبوت کا مولوی اسلم قریشی اچانک ایران سے نمودار ہو گیا جبکہ وہ ساڑھے پانچ سال سے پاکستان سے تحفظ ختم نبوت کے مولویوں کی طرف سے فتنہ پھیلانے اور اس کے نام پر کروڑوں روپے بٹورنے کیلئے اغوا کا ڈرامہ رچا کر غائب کرادیا گیا تھا اور اُسے گم کرانے والوں میں مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی بھی شامل تھا جو کہ اب سپاہ صحابہ کا لیڈر بن چکا تھا اور اپنے کئی ساتھیوں سمیت لاہور دھماکہ میں 18 جنوری کو ہلاک ہو چکا ہے۔

اسلم قریشی کے اس طرح نمودار ہونے سے چیلنج مباہلہ قبول کرنے والے تمام مولویوں کے چہرے سیاہ ہو گئے تھے۔

یہ تو تھی ایک بناوٹی مُردہ بنائے جانے والے کی زندہ ہو جانے کی مثال جس نے اچانک زندہ ہو کر کئی مولویوں کو اخلاقی وروحانی طور پر مُردہ بنادیا تھا۔

☆ دوسرے نمبر پر ایک شخص جو خود کو نہ صرف زندہ کہتا تھا بلکہ دوسروں کو زندگی بخشنے والا بتاتا تھا اور خلیفۃ المسلمین بننے کے خواب دیکھتا تھا یعنی فرعونِ زمانہ ضیاء الحق وہ اس چیلنج مباہلہ کے ٹھیک دو ماہ بعد 17 اگست کو ایسی عبرت ناک موت مرا کہ اس کا نام و نشان بھی قائم نہ رہا اور اسے دفن کرنے کیلئے اس کے اپنے جسم کا ایک حصہ بھی نہ مل سکا اور آج پاکستان کا کوئی شریف آدمی ضیاء الحق کا نام لینا بھی پسند نہیں کرتا کیونکہ اس کے مرنے کے بعد اس کے متعلق ایسی ایسی شرمناک باتیں منظر عام پر آئیں جس سے ہر شریف آدمی اس سے نفرت کرنے لگا ہے۔

(باقی صفحہ 11 پر)

درویشانِ قادیان کی خدمت میں نذرانۂ عقیدت

خدا کا فضل ہو تم پر ہمارے مہرباں تم ہو — ہمیں محبوب ہو پیارو ہماری جانِ جاں تم ہو
تمہارے دم سے وابستہ ہے رونق اس گلستاں کی — مسیحائے محمدؐ کے مکاں کے پاسباں تم ہو
ہوا کیا گر نہیں تم کو میسرّ دولت دنیا — مکاں والوں سے بہتر ہو بظاہر بے مکاں تم ہو
تمہارے کام نے انسانیت کی لاج رکھ لی ہے — خلوص وطاعت و مہر و وفا کا اک نشاں تم ہو
مبارک ہو تمہیں یہ حالت درویشی احمد — غلامانِ مسیح پاک ہو فخر شہاں تم ہو
محبت ہے ہمیں اس قادیاں کی ہر عمارت سے — محبت ہے ہمیں تم سے کہ اہل قادیاں تم ہو
مسیح پاک کے فرزند تم پر فخر کرتے ہیں — نہیں تھکتی ہے جن کے ذکر سے ان کی زباں تم ہو
دعائے شمسؔ ہے ہر دم رہو تم فی امانِ اللہ — رہو دارالاماں میں اور اس کے پاسباں تم ہو

ڈاکٹر محمد جلال شمسؔ ہمبرگ۔ جرمنی

خطبہ جمعہ

جب بھی خدا سے عظمتیں طلب کریں تو انکساری کی عظمتیں طلب کریں اور اس سلام کی عظمتیں طلب کریں جو آسمان سے اترتا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۲ نومبر ۱۹۹۶ء مطابق ۲۲ نبوت ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ "بدر" اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٧﴾

وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٨﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٩﴾

يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿٣٠﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣١﴾ (سورہ الرحمان آیات ۲۷ تا ۳۱)

یہ سورہ رحمان کی آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے ان کا ترجمہ یہ ہے کہ جو کچھ بھی اس پر یعنی زمین پر ہے سب فنا ہونے والا ہے "ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام" اور صرف تیرے رب کی شان جمال و جلال ہے جو باقی رہے گی۔ وہ صاحب جلال ہے اور صاحب اکرام ہے۔ "فبای آلاء ربکما تکذبان" پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کی تکذیب کرتے ہو یا تکذیب کرو گے۔ "یسئلہ من فی السماوات والارض" اسی سے سوال کرتے ہیں جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں "کل یوم ھو فی شان" ہر وقت وہ ایک نئی شان کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ "یوم" یہاں وقت کے پیمانے کے طور پر ہے۔ اس لئے لمحہ لمحہ بھی یہاں یوم کے مفہوم میں داخل ہے "فبای آلاء ربکما تکذبان" پس تم اپنے رب کی کن کن آیات کی تکذیب کرو گے۔ یہاں دونوں کا لفظ خطاب میں شامل ہے مگر جب ہم اردو میں تم کہتے ہیں تو لازم نہیں ہوا کرتا کہ "دونوں" لفظ کو دہرایا جائے مگر قرآن کریم نے یہاں جب بھی سوال اٹھایا ہے تو تم دونوں کہہ کر اٹھایا ہے۔ تو تم دونوں کن کن باتوں میں یعنی خدا تعالیٰ کی کس کس شان اور جلوہ گری کی تکذیب کرتے ہو یا کرو گے۔

یہ آیات بہت ہی گہرے عارفانہ مضامین پر مشتمل ہیں۔ ان کی پوری تفسیر کا تو اس وقت موقع نہیں مگر ایک دو امور ایسے ہیں جن کی طرف جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ہر چیز فانی ہے اب یہ ایک ایسا اعلان ہے جو روزمرہ میں سب کو علم ہے لیکن اسے دہرایا کیوں گیا ہے اس قدر زور کے ساتھ ایک ایسی صورت میں جو چھوٹوں اور بڑوں دونوں کے لئے ایک عظیم چیلنج کا رنگ رکھتی ہے۔ جن اور انس، بڑے لوگ اور چھوٹے لوگ، دونوں کو مخاطب کرتی ہے اور بڑی شان کے ساتھ ان کو چیلنج کرتی ہے۔ اس میں اس مضمون کے بیان کا عنوان یہ رکھنا "کل من علیہا فان" یہ کچھ گہری حکمت رکھتا ہے۔ درحقیقت ہر فانی انسان اپنے آپ کو لافانی سمجھ رہا ہوتا ہے اور یہ عجیب متضاد زندگی ہے جو انسان گزارتا ہے اور اس کو شعور بھی نہیں کہ میرے اندر ایک سوچوں میں تضاد پایا جاتا ہے۔ سب دنیا کو مرتے اور گزرتے ہوئے دیکھتا ہے، سب دنیا کو دیکھتا ہے کہ اس جہان میں کوئی نہیں رہا۔ آئے دن روزانہ دنیا تبدیل ہو رہی ہے، ہر موت کے ساتھ ایک تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ اور کچھ عرصے کے بعد وہ جہان ہی بدل جاتا ہے تو کتنے ہی بدلے ہوئے جہانوں کا، ان گنت بدلے ہوئے جہانوں کا وارث ہو کر وہ اپنی ذات کے متعلق یہ گمان نہیں کرتا کہ مجھے بھی ایک دن اس دنیا سے گزر جانا ہے اور جب وہ گزرے گا تو پھر ان لمحوں میں وہ احساس کہ میں فانی تھا اس کے کسی کام نہیں آئے گا۔

یہی مضمون قرآن کریم میں فرعون کے ذکر میں کئی جگہ بیان ہوا ہے۔ لیکن خاص طور پر اس کی ڈوبتی ہوئی گھڑیوں کی دعا کہ اب میں ایمان لاتا ہوں بنی اسرائیل کے خدا پر اس وجہ سے رد کر دی گئی یعنی کلیۃً نہیں مگر مرکزی نقطہ کے لحاظ سے دعا رد کر دی گئی کیونکہ فانی انسان جب فنا کو آنکھوں کے سامنے کھڑا دیکھتا ہے وہ لمحہ ہے اس کے یقین کا کہ اب میں اس دنیا میں نہیں رہنے والا، میں فانی تھا اور اسی لمحے اس کی ساری زندگی اس کو اکارت جاتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ تمام کوششیں، تمام اموال، سب دولتیں، سب نام و نمود، سب اسی دنیا میں دھرے رہ جاتے ہیں اور وہ اکیلا اکیلا خدا کے حضور حاضر ہونے کے لئے جب تیار کھڑا ہو پھر وہ اس قسم کے وعدے کیا کرتا ہے اب میں ایمان لاتا ہوں، اب مجھے نجات دے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم فنا کو دیکھ لو اور پھر نجات کی دعائیں مانگو تو تمہارے کسی کام نہیں آئیں گی، بدنی زندگی مل بھی جائے تو روحانی زندگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پس یہ وہ مضمون ہے جو ساری دنیا میں سب کے لئے قدر مشترک رکھتا ہے۔ فی الحقیقت انسان اپنی فنا پر ویسا یقین نہیں رکھتا جیسا یقین اس کی زندگی میں تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ دنیا جانتے ہوئے کہ موت مقدر ہے پھر بھی اپنے آپ کو تبدیل نہیں کرتی۔ تو قرآن کریم کا اس شان کے ساتھ اس مضمون کا ذکر فرمانا جو بظاہر دنیا میں سب کو معلوم ہو یہ بتا رہا ہے کہ تمہیں وہم ہے کہ تم جانتے ہو، تم نہیں جانتے کہ ہر چیز فانی ہے۔ اور جب ہر چیز کا ذکر فرمایا تو اس کے بعد یہ ہے اعلان "ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام" کہ ہاں تیرے رب کا جلال و جمال کا جلوہ ہے۔ جو باقی رہے گا اور دوسرا "وجہ" کا مطلب رضا ہے جو باقی رہے گی۔ یعنی خدا کی رضا جس کو باقی رکھنا چاہے گی اسے رکھے گی اور جو کچھ بھی رہے گا رضا کی بنا پر، اس سے الگ کر، اس کے سہارے رہے گا۔ اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ تو اللہ کے جلال اور جمال کا جلوہ باقی رہے گا اور جس پر اس کی دائمی ازلی ابدی رضا کی نگاہ پڑتی ہے وہ بھی باقی رہ سکتا ہے مگر خدا تعالیٰ کی رضا میں شامل ہو کر اس سے الگ رہ کر نہیں۔

دوسری بات جو اس میں خاص طور پر توجہ کے لائق ہے وہ یہ ہے کہ چیزوں کے فنا کا، ان کی عظمت کے ساتھ جو تعلق ہے یہ مضمون اس بات کو خوب کھول کر بیان فرما رہا ہے کہ تمہاری عزتیں، تمہاری دنیا کی نمود کی کمائی جو کچھ بھی ہے اس کی خاطر تم دنیا سے چمٹے ہوئے تھے تو یاد رکھو کہ وہ بھی فنا ہیں اور اس کا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ ہاں ایک خدا کے جلال و جمال کا جلوہ ہے جو باقی رہنے والا ہے۔ اس لئے اگر عزتوں کی خاطر تم کچھ کرتے ہو، اپنی دنیا کی نام و نمود کے لئے محنتیں کرتے ہو تو وہ وقت آئے گا جب وہ چیزیں مٹ جائیں گی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بعض قوموں اور بعض لوگوں اور بعض بڑے بڑے بادشاہوں کی عزت اور نام و نمود تو ہمیں دنیا میں پیچھے باقی رہتی دکھائی دیتی ہے یہ کیوں باقی رہی۔ اس کے دو جواب ہیں۔ اول تو یہ کہ اس مضمون کا آخری فنا کے فیصلے سے تعلق ہے اس لئے اگر اس وقت سے پہلے کہ دنیا میں انسان کی صف لپیٹ دی گئی کسی کی عزت و جاہ و جلال کا تذکرہ باقی رہ بھی جائے تو اس کی حقیقت کوئی نہیں کیونکہ خدا کے علم میں یا خدا کے فیصلوں میں وقت کی وہ حیثیت نہیں ہے جو انسان کے علم اور فیصلوں میں وقت کی حیثیت ہے۔ خدا تعالیٰ کو کوئی زمانہ تقسیم نہیں کرتا۔ نہ ماضی، نہ حال، نہ مستقبل۔ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ اور یہی اس کی ازلیت اور ابدیت ہے جو اس بات کی ضمانت ہے کہ اس کے سوا ہر چیز کو فنا ہے۔ کسی چیز کو بھی ازل اور ابد کا دعویٰ نہیں ہے، نہ ہو سکتا ہے۔ اور پہلے جو توہمات تھے دنیا کے مثلاً آریہ سماج کا عقیدہ کہ دنیا ازل سے ہے اور بعض یورپین فلسفیوں کا بھی یہ خیال کہ کوئی چیز عدم سے پیدا ہو ہی نہیں سکتی اس لئے ازل سے ہے اس خیال کو کلیۃً غلط ثابت کرنے میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے بھی ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔ پہلے جو یہ خیال تھا کہ پروٹان کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ اس سے پہلے یہ خیال تھا کہ ایٹم Destroy نہیں ہو سکتا اور ایک Law تھا، یعنی نظریہ نہیں اس کو Law کہتے ہیں۔ Indestructability of Atom جو کچھ مرضی ہو جائے ایٹم Destroy نہیں ہو سکتا۔ اور ڈاکٹر عبدالسلام کے دور سے پہلے سائنس دانوں نے ثابت کر دیا کہ ایٹم تو Destroy ہو سکتا ہے اگر نہ ہو سکتا تو ایٹم بم کیسے بن جاتا۔ اور پھر جب کائنات پر زیادہ گہری نظر ڈالی تو Black Hole کا جو تصور ابھرا ہے اور اس کا علم اور اس کی ماہیت سے متعلق جو سائنسی اندازے لگائے گئے تو پتہ لگا کہ Black Hole تو بنتا ہی اس وقت ہے جبکہ ایٹم آپس میں کچلے جاتے ہیں اور الیکٹرانز کے

فاصلے اپنے مرکز سے اس دباؤ کی طاقت سے جو Gravitational Pull ہے یعنی کشش ثقل اس کے نتیجے میں یوں آپس میں اکٹھے ہو جاتے ہیں کہ بہت عظیم الشان وسیع کائنات سمٹ کر گویا ایک چھوٹے سے دائرے میں محدود ہو جاتی ہے جو پھر سمٹتا اور پھر سمٹتا ہے اور اپنی طاقت کے زور کے ساتھ ایک خود کشی کر لیتا ہے یعنی وجود اس طاقت کی عظمت کے سامنے جھک کر ایک فنا کے دائرے میں داخل ہو جاتا ہے جس کے متعلق انسان کچھ نہیں جانتا کہ وہاں کیا ہے اس کی پرلی طرف. اس کو کہتے ہیں Event Horizon

تو یہ حصہ جہاں تک ماضی کا تعلق ہے اس معاملے میں تو سائنس دانوں کی آنکھیں کہ یہ کائنات ازل سے بہرحال نہیں ہے مگر جہاں تک ابد کا تعلق ہے اس بات پر کافی اٹکے رہے ہیں کہ پروٹان Indestructable ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم و مغفور نے اس نظریہ میں بہت بڑا کام کیا ہے اور بیماری سے پہلے مجھ سے اس بارے میں جو گفتگو کا موقع مجھے ان سے ملا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے Mathematically یعنی حساب کی مدد سے جو ثابت کیا ہے کہ دنیا کی پروٹانز کی عمر اتنی ہے۔ نظریہ کے طور پر تو اب سائنس دان اسے قبول کر چکے ہیں لیکن دو تین نظریئے ہیں۔ بعض سائنس دان کہتے ہیں اس سے ایک حصہ کم. بعض کہتے ہیں ایک حصہ زیادہ مگر جو حصہ ہے وہ بھی بہت بڑا تصور ہے اس لئے آپ کو میں عددی تصورات میں الجھانا نہیں چاہتا۔

تو Raise to the Power of ۳۲ ہے یا ۳۳ یا ۳۴ ہے یہ بحث چل رہی ہے بس۔ اور ۳۲ اور ۳۴ میں اتنا فرق ہے بظاہر ایک کا فرق ہے لیکن جب Powers میں باتیں کی جاتی ہیں تو اس مقام پر پہنچ کر عام انسانی ذہن اس کا تصور کر ہی نہیں سکتا کہ کتنی بڑی چیز ہے۔ مگر سائنس دان اللہ کے فضل کے ساتھ اور حساب دان بہت باریک باتوں کو اپنے استدلال کے ذریعے معلوم کر لیتے ہیں۔ اور کائنات کے کناروں تک کی خبریں اپنے استدلال کے ذریعے حاصل کر لیتے ہیں۔ تو ڈاکٹر صاحب نے جہاں تک مجھے یاد ہے Raise to the Power of ۳۳ کا نظریہ پیش کیا تھا اور مجھے بتا رہے تھے بلکہ کئی دفعہ بتایا کہ اس وقت دنیا میں لیبارٹری بڑی بڑی عظیم بے انتہا خرچ کر کے کام کر رہی ہیں۔ ان میں ایک امریکہ میں بھی ہے ایک اٹلی میں بھی ہے اور شاید ایک اور جگہ بھی اور اب تک جو خبریں ملی ہیں وہ امید افزا ہیں۔ اگر یہ قطعیت سے ثابت ہو گیا تو ہر گز بعید نہیں کہ ایک اور نوبل پرائز ان کو مل جائے یعنی بطور حق کے ان کو ایسا Nobel Laureate بننے کی توفیق ملے کہ دو دفعہ زندگی میں Nobel Laureate بنیں۔

> **کوئی انسان جو اپنے رب سے راضی نہ ہو وہ ہمیشگی نہیں پا سکتا۔**
> **کوئی انسان جس سے خدا راضی نہ ہو وہ ہمیشگی نہیں پا سکتا**

تو یہ ایک دنیا کا انعام و اکرام ہے جو ممکن تھا کہ ہو جاتا مگر جہاں تک عقلی تعلق ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آپ کی فضیلت عقل کی روشنی کے لحاظ سے ساری دنیا میں مسلم ہے۔ کوئی دنیا کا سائنس دان نہیں ہے جو عظمت کی نگاہ سے آپ کو نہ دیکھے بلکہ اخلاقی قدروں اور عظمت کردار کے لحاظ سے یہ ایک وہ سائنس دان ہے جس کی دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ بھی عزت کرتے تھے اور حقیقت میں ان کے سامنے عظمت کے ساتھ سر جھکاتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب سے بے تکلف گفتگو میں مجھے انہوں نے کئی دفعہ بتایا کہ فلاں ملک کا سربراہ اس طرح مجھ سے پیش آتا ہے، فلاں ملک کا اس طرح پیش آتا ہے. دعوتیں دیتے ہیں کہ ہمارے پاس آؤ ہم شاہی اعزاز کے ساتھ تمہاری خدمت کر کے کچھ تسلی پائیں کہ ہم نے بھی کسی بڑے انسان کی کوئی خدمت کی ہے لیکن ان باتوں کے باوجود تکبر کا نام و نشان نہیں تھا اور یہ وہ اصل عظمت کردار تھی جس کا میڈل سے تعلق نہیں ہے۔

پس اس مضمون کو اس طرف منتقل کرتے ہوئے میں چند باتیں ڈاکٹر صاحب کے متعلق بیان کروں گا مگر اس سے پہلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس آیت میں عامۃ الناس کے لئے بھی ایک عجیب پیغام ہے جو کوئی بلندی حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کو یہ پیغام ہے کہ تم بھی تو یا بڑے لوگوں میں ہو یا چھوٹے لوگوں میں ہو مگر بڑے بھی مٹ جانے ہیں. چھوٹے بھی مٹ جانے ہیں اور بڑے بھی اپنی بڑائی کی شانوں کے ساتھ مٹا دیئے جائیں گے اور چھوٹے بھی جو قدریں بھی وہ رکھتے ہیں ان کے سمیت مٹا دیئے جائیں گے تو اس عارضی چیز کے لئے تم کیوں کسی سے حسد کرو کیوں تکلیف میں مبتلا رہ کر زندگی گزارو کہ فلاں تو اتنا بڑا ہو گیا. فلاں نے اتنا علم حاصل کیا. فلاں کو اس طرح دنیا نے عزتیں دیں۔ فرمایا دنیا. دنیا کی عزتیں یہ ساری چیزیں فنا ہونے والی ہیں. اس سے کیوں نہیں تعلق جوڑتے جس کی رضا کا چہرہ کبھی فنا نہیں ہو گا۔

یہ وہ مضمون ہے جو ان آیات میں ہر بنی نوع انسان کی محرومی کے زخموں پر ایک ایسا پھایا رکھتا ہے کہ ہر دکھ کا علاج ہے لیکن اگر انسان اپنی توجہ پھیرے۔ چنانچہ آج صبح ڈاکٹر صاحب کے لئے دعا کے وقت یہ مضمون میرے ذہن میں ابھر کر میری دعا کو ایک اور رخ دے گیا۔ میں نے کہا یہ دنیا کی عزتیں تو آج نہیں تو کل فنا ہونے والی ہیں کچھ بھی ان کا نہیں رہتا لیکن جو تیری رضا کی عزت ہے. جس کا "وجہ ربک" میں ذکر آیا ہے وہ دائمی ہے۔ پس ان کے لئے قرآن کے الفاظ میں میں نے یہ دعا کی "ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیہ" اے مطمئن روح! اپنے رب کے حضور اس طرح حاضر ہو کہ راضیہ ہو۔ تو اپنے رب سے راضی ہو اور "مرضیہ" ہو پس "وجہ ربک" کی جو لازوال زندگی اور لازوال وجود کی خوش خبری ہے وہ ان دو لفظوں میں داخل ہو جاتی ہے۔

کوئی انسان جو اپنے رب سے راضی نہ ہو وہ ہمیشگی نہیں پا سکتا۔ کوئی انسان جس سے خدا راضی نہ ہو وہ ہمیشگی نہیں پا سکتا۔ پس اس مضمون کے ساتھ ہی میری توجہات بدل گئیں۔ یہ کہنے کی بجائے کہ آج ہم سے ایک ایسا وجود رخصت ہوا جس کے نتیجے میں ایک خلاء پیدا ہو گیا اور جماعت کو آئندہ یہ خلاء محسوس ہوتا رہے گا میں نے کہا وہ مضمون کیوں نہ میں بیان کروں جو ہمیشگی کا مضمون ہے اور لازوال مضمون ہے۔ پس نیک انجام کے ساتھ میری توجہ نیک آغاز کی طرف گئی اور مجھے یہ خیال آیا کہ درحقیقت لوگ اچھے انجام کی طرف دیکھتے دیکھتے اس سے ایسے مرعوب ہو جاتے ہیں کہ بسا اوقات آغاز کا خیال ہی نہیں کرتے حالانکہ بہت سے پاک اور نیک انجام ہیں جن کی بنیادیں بعض دفعہ انسان کی پیدائش سے پہلے ڈال دی جاتی ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب بھی انہی وجودوں میں سے ایک وجود ہیں۔

جیسے چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو جو عظمتیں ملی ہیں وہ بار بار یاد کرایا کرتے تھے دنیا کو کہ میری ماں کی دعائیں تھیں۔ اس کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ اس کی توحید کے ساتھ وابستگی اور وفا. اس کا غیر متزلزل اور محکم یقین خدا کی وحدانیت پر اور غیر اللہ کو رد کرتے چلے جانا یہ وہ خوبیاں تھیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کے لئے ایک نعمت کی صورت میں ظاہر ہوئیں۔ پس میں اپنی پاک بزرگ ماں کی دعاؤں کا ایک پھل ہوں اور یہ مضمون ان کو انکساری کی طرف لے جاتا تھا کہ کھل کر باتیں کرتے تھے، مجھ سے تو بہت بے تکلفی تھی. کہا کرتے تھے کہ بس قصہ وہی ہے سارا، میں کیا، میرا وجود کیا. دعاؤں کا پھل ہوں۔

اور ڈاکٹر صاحب بھی دعاؤں ہی کا پھل تھے۔ ان کے والد بزرگوار چوہدری محمد حسین صاحب اور ان کی والدہ ہاجرہ بیگم غالباً نام تھا ان کا دونوں ہی بہت مقدس وجود تھے. بہت پاکیزہ. صاف ستھرے. خالص پاکیزہ زندگی گزارنے والے اور احمدیت کے بعد تو سونے پر سہاگے کا عالم تھا۔ انہوں نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی پیدائش سے پہلے رویا دیکھا کہ ان کو ایک خوبصورت پاک بیٹا عطا کیا جا رہا ہے اور اس کا نام عبدالسلام بتایا جاتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کو رویا لکھی اور چونکہ بہت منکسر المزاج تھے اپنی رویا کی بنا پر خود نام نہیں رکھا خواب لکھ کر حضرت مصلح موعودؓ سے پوچھا کہ میں اس بچے کا کیا نام رکھوں۔ تو آپ نے فرمایا یہ اللہ نے تمہیں بتا دیا ہے تو میں کون ہوتا ہوں دخل دینے والا یہی نام رکھ لو۔ پس عبدالسلام اس بیٹے کا نام الٰہی منشاء اور رضا کے مطابق رکھا گیا جو ان کی خاص دعاؤں کا پھل تھا اور ساری زندگی پھر اس نے اس رویاء کی سچائی کو ظاہر کیا اور اپنے ماں باپ کے خلوص کی قبولیت کو ظاہر کیا۔

تو اس میں ایک اور بھی ہمارے لئے سبق ہے۔ ایک وجود گزر گیا مگر اس کے حوالے سے یہ بھی کہا جا سکتا ہے اے اللہ احمدیت کو اور نوبل لارئیٹ Nobel Laureate عطا کر مگر "ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام" نوبل لارئیٹ کتنے ہیں اور کتنوں کا مقابلہ کرے گی احمدیت. ہزارہا نوبل لارئیٹ ہیں اور بنتے چلے جائیں گے۔ چار اور بھی لے لئے احمدیت نے مانگ مانگ کے تو کتنا فرق پڑے گا۔ لیکن وہ انعام یافتہ جو خدا کے دربار سے انعام یافتہ ہو وہ تو اگر ان پڑھ بھی ہو تو ایسا انعام یافتہ بن سکتا ہے کہ تمام کائنات کی چوٹی کے علماء اور چوٹی کے اعزاز پانے والے اس کی جوتیوں کو اٹھانے میں فخر محسوس کریں. اس کے پاؤں کی خاک چومنے میں فخر محسوس کریں۔ تو چھوٹی باتوں پہ ہم کیوں راضی ہوں. چھوٹی دعائیں کیوں مانگیں۔ وہ دعائیں مانگیں جیسی ڈاکٹر عبدالسلام کے باپ نے اپنے بیٹے کے لئے کی تھیں۔ اور جن کو خدا نے اس طرح قبول فرمایا کہ اپنی رضا کا مظہر بنایا اور اس بات کا قطعی ثبوت آپ کی زندگی کے لمحہ لمحہ نے دیا ہے۔

سائنس کی دنیا میں اتنے بلند مرتبہ تک پہنچنے کے باوجود کامل طور پر خدا کی ہستی کے قائل۔ بلکہ ایک دفعہ مجھے کہہ رہے تھے کہ جب میں کسی سائنسی اجتماع میں جاتا ہوں تو بعض سرگوشیوں کی آواز آتی ہے یہ وہ ہے جو خدا کو مانتا ہے۔ اور بھی سائنس دان اب ماننے لگے ہیں پہلے سے بڑھ گئے ہیں لیکن جس شان کے ساتھ آپ نے خدائے واحد و یگانہ کے ایمان کا حق ادا کیا ہے اور اس جھنڈے کو بلند کیا ہے ویسا کوئی اور سائنس دان اس جیتی دنیا میں آپ کو دکھائی نہیں دے گا اور پھر خدائے واحد و یگانہ کی عظمت کے نتیجے

میں جو انکسار پیدا ہوتا ہے وہ پوری طرح آپ کی ذات میں ہمیشہ رہا۔ نظام جماعت کے سامنے خادمانہ حیثیت کی حفاظت کی ہے۔

اب میں ان کی عمر کے لحاظ سے چھوٹا، علم کے لحاظ سے تو دنیا کے علم کے لحاظ سے تو حیثیت ہی کوئی نہیں مگر جب مجھ سے گفت و شنید کرتے تھے، ملتے تھے وہ عزت و احترام کے تمام تقاضے جو خلافت سے وابستگی کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں ان کو اس طرح پورا کرتے تھے کہ میں حیران رہ جاتا تھا اور باتوں میں مشورہ کر کے وہ کہتے تھے جو میں کہتا تھا وہ کرتے تھے جو میں بیان کرتا تھا یا مشورہ نہیں لیں گے، مشورہ لیں گے تو قبول کریں گے اس کو۔ غرضیکہ مجھے ان کی انکساری کو دیکھ کر رشک آتا تھا کہ کتنا بڑا عالم ہے سائنس کے مضامین میں۔ سوچیں میں ان سے بحث کر رہا ہوں یہ نہیں کبھی کہا کہ آپ کو پتہ کچھ نہیں، آپ کو حساب بھی نہیں آتا تو آپ مجھ سے کیا باتیں کر رہے ہیں۔ مگر انتہائی توجہ سے بات سن کر دلیل سے قائل کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔

مجھے یاد ہے ایک دفعہ رفتار کے اوپر بحث چلی کہ سائنس کا یہ اور خاص طور پر حساب دانوں کا یہ قطعی نظریہ ہے کہ روشنی کی رفتار سے کوئی چیز آگے نہیں بڑھ سکتی تو میں نے ان سے کہا کہ یہ جو حد لگائی جارہی ہے یہ میں تسلیم نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میرے نزدیک خدا تعالیٰ کے اوپر حد بندی نہیں ہو سکتی، خالق کے اوپر نہیں ہو سکتی۔ حساب کھول دیئے باقاعدہ۔ اپنا حساب دان کھول لیا اور نقشے بنائے اور دائرے بنائے اور بتایا کہ یہ دیکھیں حسابی رو سے ناممکن ہے اور فزکس کے نظریہ کے لحاظ سے بھی یہ ناممکن ہے۔ میں نے باتیں سمجھیں، میں نے کہا آپ نے جو باتیں کہی ہیں دلیل کے ساتھ کہیں ہیں میں دلیل کا انکار نہیں کر سکتا۔ مگر میں ایک اور بات آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ آپ یہ بتائیں کہ یہ ساری باتیں آپ کے اس کائنات کے تصور سے وابستہ ہیں اور مشروط ہیں جواب تک آپ پر ظاہر ہوا ہے اور کیا یہ درست نہیں کہ مادہ میڈیم ہے لہروں کے لئے اور اگر مادہ نہ بھی ہو تو کوئی میڈیم ہونا چاہئے اور میڈیم کی صفات ہیں جو رفتار طے کرتی ہیں تو کیا ایتھر کے علاوہ کوئی اور میڈیم بھی ہو سکتا ہے۔ اگر ایتھر نہیں ہے تو پھر خود یہ محل نظر ہے کہ چیز حرکت میں کیسے رہتی ہے اور ویو (Wave) کیسے بنتی ہے جب کہ ویو (Wave) مادے کی صفت ہے اور حرکت کی صفت نہیں ہے۔ یہ باریک باتیں تھیں ڈاکٹر صاحب کو تو ایک لحہ نہیں لگا ان باتوں کو سمجھنے کا۔

مجھے انہوں نے جواب میں کہا کہ آئن سٹائن تو قائل ہے کہ ایتھر ہے اور ایتھر ہی کی صفات ہیں جو جلوہ گر ہیں مگر باقی سائنس دان قائل نہیں ہوئے ابھی اور ابھی تک قطعی ثبوت کوئی نہیں مل سکا۔ میں نے کہا مل سکتا ہے کہ نہیں؟ کہا کہ ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا اگر ایتھر کے سوا کوئی اور میڈیم ہو جس کی صفات مختلف ہوں تو رفتار بڑھ سکتی ہے!؟۔ انہوں نے کہا بڑھ سکتی ہے۔ میں نے کہا اب یہ بتائیں کہ اگر کسی چیز کو مادی میڈیم کی ضرورت نہ ہو اور وہ روحانی وجود ہو؟ اب خدا کی ہستی کے قائل تھے اس کا انکار کر ہی نہیں سکتے تھے تو اس کو کون سا قانون پابند کرے گا کہ اس کا پیغام روشنی کی رفتار سے ان گنت زیادہ تیزی کے ساتھ جہاں وہ پہنچانا چاہے پہنچا دے تو اس کے بعد وہ نہیں بولے پھر۔ صرف کہا ہاں اصولاً میں مان گیا ہوں یہ ٹھیک ہے یہ ہو سکتا ہے مگر معلوم دنیا میں اب تک جو ہے وہ یہی ہے اس سے میں انکار نہیں کر سکتا۔

تو اس رنگ میں ان کے اندر یہ حوصلہ تھا اور یہ انکسار تھا کہ بالکل ان پڑھ، سائنس کے ابتدائی علم سے بھی عاری انسان جس کا ماضی سے علم کا ان کے علم میں تھا کیا حیثیت رکھتا تھا کچھ بھی نہیں۔ اس سے اتنے بڑے مضامین کے اوپر بڑے حوصلے کے ساتھ گفتگو کرنا۔ اسے سمجھانے کی کوشش کرنا اور جب کوئی ایسی دلیل دی جائے جو ان کے اپنے عقیدے کے مطابق تسلیم ہونی چاہئے تسلیم کر لی، کر لیتے تھے تو یہ بھی رفعت کی علامت ہے یعنی انکسار، اور ان دونوں میں تضاد نہیں ہے بلکہ ایک دوسرے سے وابستہ اور ایک دوسرے پر منحصر ہیں تبھی سجدے کا رفعتوں سے تعلق ہے۔ رفعت (راء کی زیر کے ساتھ) لفظ عربی میں تو ہے مگر اردو میں بعض لوگ رفعت (راء کی زبر کے ساتھ) بھی کہہ دیتے ہیں اس لئے میں رفعت بھی کہہ دیا کرتا ہوں مگر اصل لفظ رفعت ہے۔ تو رفعتیں جو انسان کو عطا ہوتی ہیں ان کا انکساری سے گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ سجدے میں "ربی الاعلیٰ" کی دعا سکھائی گئی ہے۔ رب سب سے اعلیٰ ہے اور مراد یہ ہے کہ تم نے اس کے حضور جب ماتھا ٹیک دیا ہے جتنا نیچے ہو سکتے تھے ہو گئے ہو اب رب اعلیٰ کو یاد کرو تو تم اس سے فیض پاؤ گے اور رفعتیں حاصل کرنے والا اتنا ہی زیادہ جھکتا چلا جاتا ہے۔ یہ دونوں مضمون لازم و ملزوم ہیں۔ سب سے زیادہ انکسار دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دکھایا ہے اور سب سے زیادہ رفعتیں آپ کو عطا ہوئی ہیں۔

پس ایک بڑے آدمی کے گزرنے کے ساتھ ان مفاہیم پر گفتگو ہونی چاہئے جو لوگوں کو بڑا بنانے والے ہیں اور سب کے لئے برابر پیغام رکھتے ہوں۔ اب علم کے لئے اگر میں کہہ بھی دوں کہ دعا کرو کہ اللہ ہمیں سو نوبل لارئیٹ عطا کر دے تو کیا اسکا آخری نتیجہ نکلے گا؟ کیا وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بڑھ جائیں گے جنہیں کسی مکتب میں بیٹھنے کی توفیق نہیں ملی۔ تمام صاحب علم انسانوں سے اور ذی روح، ذی شعور وجودوں سے علم میں آپ کا وجود آگے بڑھ گیا تو ان رفعتوں کے لئے کیوں نہ دعا مانگی جائے جس میں ہم سب برابر کے شریک ہو جائیں گے۔ چھوٹا بڑا غریب ایک تیسری دنیا کا آدمی، ایک ترقی یافتہ مغربی ملک کا باشندہ ان سب کے لئے قدر مشترک ہے کہ اصل علم کا منبع، اصل عزتوں کا منبع جس کا علم اور جس کی عزتیں باقی رہنے والی ہیں وہ اللہ کی ذات ہے اسی کی طرف جھکو، اسی کی طرف دل لگاؤ تم میں سے ہر ایک کو پھر وہ رفعتیں عطا ہو سکتی ہیں کہ جو اس کے تصور میں بھی نہیں آ سکتیں۔

تو اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے ان کو بہت بلند مرتبے عطا فرمائے اور ان کی رفعتوں کی جو جان ہے یعنی دعاؤں کا پھل وہ جان اللہ تعالیٰ ان کی اولادوں اور نسلوں میں آگے جاری فرمائے۔ بعض بچے ان کی اولاد میں سے بہت سعید فطرت اور ایسا وجود رکھتے ہیں جن پر توقع سے نظریں پڑتی ہیں۔ ان کی بیٹی عزیزہ ہے، حمید الرحمان اور عزیزہ کا چھوٹا بیٹا جب بھی میں اس کو دیکھتا ہوں میں ان کو کہتا ہوں کہ اس میں تو مجھے ڈاکٹر سلام نظر آرہا ہے۔ ایک اور ڈاکٹر سلام۔ تو یہ میری مراد ہرگز نہیں کہ وہ صرف نوبل لارئیٹ بن جائے گا کسی وقت، میں جب کہا کرتا ہوں تو میں ان کو سمجھا رہا ہوں کہ میری یہ دعا ہوتی ہے کہ اللہ اس میں وہ خوبیاں پیدا کر دے جو روحانی رفعتوں کی علمبردار ہوتی ہیں اور روحانی رفعتوں کے مقابل پر دنیا کی رفعتوں کی کوئی حیثیت نہیں سمجھتیں پھر اس کے صدقے میں نوبل لارئیٹ بھی بنے تو کیا کمی، کیا بات ہے سبحان اللہ، نور علیٰ نور یعنی نوبل لارئیٹ کے اوپر رضا کی نظر جب پڑے گی تو نور پر نور نازل ہو جائے گا تو یہ دعا اس بچے کے لئے تو میں کرتا ہی ہوں آپ بھی یاد رکھیں اور اپنی اولادوں کے لئے یہ دعا کریں۔ اگر دنیاوی طور پر عظمتیں اور رفعتیں مقدر میں نہیں ہیں تو صرف ایک بات ہم مانگتے ہیں کہ تیری نظر ان پر ایسی پڑے کہ ان کی پیدائش بھی سلام کی پیدائش ہو اور ان کا وصال بھی سلام کا وصال ہو۔

> **وہ انعام یافتہ جو خدا کے دربار سے انعام یافتہ ہو وہ تو اگر ان پڑھ بھی ہو تو ایسا انعام یافتہ بن سکتا ہے کہ تمام کائنات کے چوٹی کے علماء اور چوٹی کے اعزاز پانے والے اس کی جوتیوں کو اٹھانے میں فخر محسوس کریں**

"سلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا" جو حضرت مسیح کی دعا بچپن کی بتلائی گئی ہے وہ یہ وہ سلام ہے جس کے متعلق میں آپ کو توجہ دلا رہا ہوں۔ ان کے حق میں اللہ تعالیٰ نے پیدائش سے پہلے ہی وہ سلام لکھ دیا تھا جو سلام موت کا سلام بھی بن گیا اور زندگی کا سلام بھی بن گیا۔ پس جب بھی خدا سے عظمتیں طلب کریں تو انکساری کی عظمتیں طلب کریں اور اس سلام کی عظمتیں طلب کریں جو آسمان سے اترتا ہے اور پھر وہ جس شکل میں بھی نازل ہو بہت ہی خوبصورت اور دلکش دکھائی دیتا ہے۔ لیکن کسی سے توقع رکھنا اور بات ہے اور اس توقع کا پورا ہونا ایک اور بات ہے۔ یہ دعا بھی ہونی چاہئے کہ اللہ ہر منزل کے خطرات سے بچا کر کسی شخص کو اپنی صلاحیتوں کے عروج تک پہنچائے۔ پس جن بچوں میں نجابت دیکھتا ہوں، اعلیٰ اقدار دیکھتا ہوں ان کی ذہانت ان کے چہرے بشرے سے ٹپکتی ہے ان کے لئے میں یہ دعا ضرور کرتا ہوں کہ خدا اس کو اس کے آسمانی نقطہ عروج تک پہنچائے۔

اب حضرت مصلح موعودؓ کی پیش گوئی میں یہ بہت ہی عارفانہ نکتہ ہے جو بیان ہوا ہے کہ ہر شخص کا ایک آسمانی نقطہ عروج ہے اور وہاں تک وہ بلند ہو سکتا ہے اس سے آگے وہ نہیں بڑھ سکتا لیکن بھاری اکثریت ہے۔ اتنی بھاری اکثریت کہ شاید اس کو اعداد و شمار میں شمار ہی نہ کیا جا سکے جو اس نقطہ عروج سے نیچے رہ کر مر جاتی ہے اور کئی ایسے بھی ہیں جو اس نقطہ عروج کی طرف حرکت کرنے کی بجائے مختلف سمت میں حرکت کرتے ہیں۔ اس مضمون کو قرآن کریم کی اس آیت نے کھولا ہے اور میں بارہا سمجھا چکا ہوں "ولو شئنا لرفعناہ بھا ولکنہ اخلد الی الارض" ایک بد نصیب کا ذکر قرآن کریم فرماتا ہے اگر اللہ اسے چاہتا تو جو صلاحیتیں ہم نے عطا کی تھیں ان کے نتیجے میں اسے اس نقطہ عروج آسمانی کی طرف بلند کر لیتا جو اس کا تھا "ولکنہ اخلد الی الارض" وہ زمین کی طرف جھک گیا۔

پس آغاز اچھا ہونا ذمہ داریاں بھی یاد دلاتا ہے اور دعاؤں کی ذمہ داریاں بھی یاد دلاتا ہے کہ ایسے وجود جن پر تمہاری محبت اور پیار اور شفقت کی نظر ہو جن سے تم توقعات رکھتے ہو کب تک تم ان کی حفاظت کر سکو گے، کب تک ساتھ دو گے، کب تک یہ یقین رکھو گے کہ دنیا کے اثرات اسے اپنی طرف نہیں کھینچ لیں گے اس لئے یہ دعا بھی لازم ہے کہ اسے نیک انجام تک اللہ پہنچائے اور اس نقطہ نگاہ سے سب سے پیاری دعا جو میری زندگی کی جان ہے جس کے لئے میں کئی دفعہ، بعض دفعہ لوگوں کو رمضان سے پہلے بھی عاجزانہ خط لکھ کر خصوصیت سے متوجہ کرتا ہوں وہ یہ دعا ہے کہ ان میں شامل کر دے جن کے لئے آسمان سے یہ آواز اٹھے، ان کا استقبال اس لازوال آواز کے ساتھ ہو "یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی فی جنتی" تو جسے یہ نیک انجام نصیب ہو جائے اس سے بہتر کیا انسان تصور کر سکتا ہے۔

پس اس جانے والی پاک روح کے لئے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ ان کو ان لوگوں میں شمار فرمائے جن کی وفات کے وقت یہ آواز کان میں سنائی دی ہو، جس کی روح سے خدا اس طرح مخاطب ہوا ہو اور ان کی اولاد کو بھی وہ وجہ عظمت عطا کرے جو تعلق باللہ کی وجہ ہے۔ جہاں تعلق باللہ وجہ عظمت بنتا ہے، جہاں رفعتیں سجدے میں مضمر ہیں، جہاں ربی الاعلیٰ کی دعا اس طرح اٹھتی ہے کہ انسان پھر ادنیٰ رہ ہی نہیں سکتا، وہ اعلیٰ سے تعلق جوڑ کر ضرور اعلیٰ بنایا جاتا ہے۔ یہ دعائیں اپنے لئے بھی، اپنی اولادوں کے لئے، سب گزرے ہوئے اور آئندہ لوگوں کے لئے بھی کریں کیونکہ جزا کا وقت تو ابھی باقی ہے یعنی آخری فیصلے تو قیامت کے دن ہونے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو یہ عظمتیں نصیب فرمائے اور پھر اپنے نشان کے طور پر

دنیاکی برکتیں بھی بخشے کیونکہ دنیاکی آنکھ ان باتوں کو دیکھتی نہیں ہے مگر جب خداکی عظمتیں دنیا کے نشانوں میں ظاہر ہوتی ہیں تب وہ آنکھیں کھلتی ہیں اور ان باتوں کو دیکھنے لگتے ہیں۔

اب میں مختصراً کچھ یہ مضمون جو تھامیں نے جیساکہ عرض کیاتھالمبا مضمون ہے اس کے جو پہلو میرے ذہن میں تھے وہ پورے تو میں بیان نہیں کر سکامگر امید ہے مرکزی نکتہ احباب جماعت کو سمجھ آگیاہو گا۔

ڈاکٹرصاحب کی زندگی کے احوال کاخلاصہ یہ ہے کہ ۲۹ جنوری ۱۹۲۶ء کو پیدا ہوئے تھے۔ حضرت چوہدری محمد حسین صاحب جو صاحب رویاء و کشوف بزرگ تھے ان کا نکاح بھی حضرت مصلح موعودؓ نے پڑھایا تھا، ان کی والدہ ماجدہ کا نام ہاجرہ بیگم تھا۔ یہ حکیم فضل الرحمٰن صاحب کی ہمشیرہ تھیں۔ حکیم فضل الرحمٰن وہ مبلغ ہیں جو تیئیس سال تک اپنی جوانی میں اپنی بیوی سے الگ رہے اور اف تک نہیں کی کبھی۔ افریقہ کے جنگلوں میں زندگی گزاری۔ نہایت پاکباز اور بہت ہی با اخلاق اور جاذب نظر شخصیت تھی۔ یہ ہمارے امریکہ کے ڈاکٹر حمیدالرحمان صاحب کے خالو تھے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم کے ماموں اور ڈاکٹر حمیدالرحمٰن صاحب کے خالو تھے۔ ثریا بیگم جن کا وصال ابھی ہوا ہے جن کی نماز جنازہ پڑھائی تھی ان کی ہمشیرہ ڈاکٹر حمیدالرحمان کی والدہ تھیں۔ تو یہ خاندان آپس میں اس طرح بڑے قریبی تعلق میں بندھا ہوا ہے اور بہت پاک روایتیں ہیں جو اس خون میں جاری ہیں۔ پس دعا کریں کہ یہ آئندہ بھی ہمیشہ جاری رہیں۔

> بہت سے پاک اور نیک انجام ہیں جن کی بنیادیں بعض دفعہ انسان کی پیدائش سے پہلے ڈال دی جاتی ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب بھی انہی وجودوں میں سے ایک وجود ہیں

وہ مجھے جو یاد تھا کہ رویا میں دیکھا تھا وہ رویا نہیں بلکہ کشفی طور پر آپ کو یہ دکھایا گیا تھا یہ نوٹس ہیں ان میں لکھا ہے "تین جون ۱۹۲۵ء کو خدا تعالیٰ نے کشفی طور پر دکھلایا کہ ایک فرشتہ ظاہر ہوا جس کے ہاتھوں میں ایک معصوم بچہ تھا، فرشتے نے وہ بچہ چوہدری محمد حسین صاحب کو پکڑا دیا اور کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیٹا عطا فرمایا ہے آپ نے اس بچے کا نام پوچھا تو آواز آئی عبدالسلام"۔ یہ رؤیا انہوں نے جب لکھ کر حضرت مصلح موعودؓ کو بھجوائی اور نام کی درخواست کی تو آپ نے لکھا "جب خدا تعالیٰ نے خود نام رکھ دیا ہے تو ہم کیسے دخل دیں" یعنی یہ بات حضرت مصلح موعودؓ کا لکھنا یہ ثابت کرتا ہے کہ حضرت چوہدری محمد حسین صاحب کی رویا اور کشوف کی سچائی پر آپ کو کامل یقین تھا اور ویسے بھی انکسار کا پھر یہی تقاضا ہے جب کہہ دے خدا نے نام رکھ دیا ہے مگر محض اس وجہ سے نہیں مجھے یقین ہے کہ چونکہ آپ جانتے تھے کہ یہ ایک صاحب کشف انسان ہیں اس لئے یہی لکھنا اس وقت یا صرف یہی لکھنا جائز تھا کہ جب خدا نے نام رکھ دیا تو ہم کیسے دخل دیں۔

چنانچہ پھر یہ بڑھے ہیں تو اللہ کے فضل سے دعاؤں کے ساتھ۔ اب یہ اتفاقی بات نہیں ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ باقی بھی تو بہن بھائی ہیں ان کا تعلیمی کردار، بڑے ذہین ہیں، ہوشیار بھی ہیں، اچھے اچھے مرتبے حاصل کئے، کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔ ایسا ہے جیسے کوئی چیز شوٹ (Shoot) کر کے ایسا اوپر نکل جاتی ہے کہ باقی سب چھوٹے چھوٹے دکھائی دیتے ہیں اس کے مقابل پر، کوئی نسبت نہیں ہے۔ ہر میدان میں ایسے ایسے انہوں نے میڈل بچپن سے حاصل کرنے شروع کئے ہیں، ریکارڈ پر ریکارڈ توڑتے چلے گئے ہیں اور بعض ایسے ریکارڈ جو پھر اور ہو ہی نہیں سکتے۔ جب سو فیصدی نمبر لے لو گے تو ریکارڈ کیسے ٹوٹے گا۔ اور پھر جب پاکستان میں ناقدری کی گئی تو انگلستان میں آئے اور انگلستان کی حکومت کی فراخدلی ہے یا قدر شناسی کہنا چاہئے، فراخ دلی کا سوال نہیں، انہوں نے بڑی عزت کا سلوک کیا امپیریل کالج کی پروفیسر شپ کی سیٹ عطا کی اور مسلسل ان کے ساتھ بہت ہی عزت اور احترام کا سلوک جاری رکھا ہے۔

پھر اٹلی نے آپ کی عزت افزائی کی۔ انہوں نے جو ایک تحریک کی کہ میرے نزدیک وہاں ٹرانسٹی میں ایک سنٹر بنانا چاہئے سائنس کے فروغ کا تو حکومت اٹلی نے بڑا حصہ خرچ کا ادا کیا پھر دوسرے اداروں نے بھی اس میں حصہ لیا اور خاص طور پر غریب ممالک کے بچوں کو تعلیمی سہولتیں دے کر ان کی صلاحیتوں کے مطابق ان کو نقطہ عروج تک پہنچانا یہ آپ کا مقصد تھا اور اس میں قطعاً مذہبی تعصب کا اشارہ تک بھی نہیں تھا۔ غیر احمدی، پاکستانی، غیر پاکستانی، پولینڈ کے لڑکے، عیسائی، دہریہ سب پر یہ فیض برابر تھا جو رحمانیت کا فیض ہے اور اللہ کے فضل سے اس کے ساتھ بنی نوع انسان کو بہت بڑا فائدہ پہنچا ہے۔ اب تعلیمی ڈگریاں اور میڈل بیان کرنے کا تو وقت نہیں ہے میں نے جو چیزیں اہمیت کی سمجھیں وہ بیان کر دیں۔ اب یہ ہمارا بہت ہی پیارا علموں کا خزانہ، دنیاوی علوم میں بھی، روحانی علوم میں بھی ترقی کرنے والا ہمارا پیارا ساتھی اور بھائی ہم سے جدا ہوا۔ اللہ کے حوالے، اللہ کے پیار کی نگاہیں ان پر پڑیں اور ان کو سنبھال لیں اور اس کے علاوہ ان کی اولاد کے لئے بھی یہی دعا کریں کہ خدا ان سے ہمیشہ حسن سلوک رکھے، شفقت اور رحمت کا سلوک رکھے اور ان دعاؤں کو آگے بھی، ان کے خون میں، ان کی نسلوں میں جاری کر دے جو ان کے حق میں قبول ہوئیں۔

اب آپ کے سامنے ایک اور ذکر خیر کرنا چاہتا ہوں وہ ہمارے بہت ہی پیارے مخلص فدائی امریکن دوست کا ذکر ہے۔ وہ بھی ڈاکٹر تھے، پی ایچ ڈی تھے، برادر مظفر احمد ظفر جو امریکہ کے نائب امیر تھے۔ یہ بھی انتہائی منکسر المزاج اور بے حد مستعد خدمت کرنے والے۔ اور پی ایچ ڈی تھے مگر اپنے ساتھ ڈاکٹر نہیں لکھتے تھے اور ڈیٹن میں پروجیکٹ کیور (Cure) کے ڈائریکٹر تھے۔ مجھ سے بہت پرانا تعلق ہوا ہے جلسہ سالانہ پر ان کے آنے کی وجہ سے اس کے بعد یہ مسلسل بڑھتا رہا کیونکہ ان کے اندر بہت گہری خوبیاں تھیں اور بڑا روشن دماغ تھا۔ امریکنوں کے مسائل کو جس وضاحت کے ساتھ یہ سمجھتے تھے بہت کم ہیں جن کو اتنا عبور تھا اور ان مسائل میں جب ان سے گفتگو ہوئی تو میں نے ہمیشہ اس سے فائدہ اٹھایا اور مستعد ایسے کہ جب میں وہاں جایا کرتا تھا تو میری حفاظت کے تعلق میں جو انسانی کوششیں ہوتی ہیں ان کے یہ انچارج ہوا کرتے تھے، دن رات لگتا تھا ایک لحہ بھی نہیں سوتے۔ جب نکلتا تھا یہ سامنے مستعد کھڑے ہیں۔

اور پھر ڈرائیونگ کرنی اور بہت تیز۔ میں نے کئی دفعہ سمجھایا کہ خدا کے لئے کچھ آرام کر لیا کریں۔ ورنہ آپ کو کیا، مجھے صدمہ پہنچے گا۔ تو پھر تھوڑا سا وعدہ کیا اچھا اچھا میں خیال رکھوں گا مگر کئی دفعہ یہ ہوا کہ اپنا کام کر کے پیچھے رہ گئے اور میں نے ذکر کیا کہ اوہو ہم تو یہاں بیٹھے انتظار کر رہے ہیں، کھانا بھی کھانا تھا ان کے بغیر مزہ نہیں آئے گا وہ تو بہت پیچھے رہ گئے ہیں تو ابھی بات ختم نہیں ہوئی کہ سامنے آ کھڑے ہوئے۔ وہ ہوا کی طرح چلتے تھے ڈرائیونگ میں اور مزہ یہ ہے کہ پکڑے نہیں جاتے تھے۔ دعائیں کرتے ہوئے جاتے ہونگے تو خدا کا غالب قانون جو ہے وہ دنیا کے قانون پر غالب آ کر ان کی حفاظت فرما لیتا تھا۔ کبھی ایکسیڈنٹ نہیں ہوا خدا کے فضل سے۔ تو چند دن بیمار رہ کر اچانک جو جگر کا کینسر تھا جس کا علم بعد میں ہوا جس کی وجہ غالباً ان کا صبر ہے۔ انہوں نے معلوم ہوتا ہے عمداً بتایا نہیں، ابتدائی علامتوں کا ذکر بھی کسی سے نہیں کیا۔ اس وقت پتہ چلا جب وہ آگے بڑھ چکا تھا اور ان کا وصال میرے لئے بہت گہرے صدمے کا موجب بنا ہے مگر یہ صدمے تو انسانی زندگی کا حصہ ہیں۔ "یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام" یہی پیغام ہے، جو ہمیشہ سہارا بنتا ہے۔ ان کی بیگم سسٹر رضیہ بھی غیر معمولی اخلاص رکھنے والی، مستعد اور بہادر خاتون ہیں۔ عورتوں میں وہ یہ ڈیوٹی دیا کرتی تھیں، ان کے اوپر ان کو ظاہر ہے کہ زیادہ اعتماد تھا۔ ایک دفعہ مجھے یوں لگا جیسے اچانک پیچھے سے کوئی دور جا پڑا ہے۔ تو دیکھا تو پرائیویٹ سیکرٹری ان کے کندھے کا شکار ہوئے تھے۔ ان کو حکم تھا کہ اس لائن سے آگے کوئی مرد نہیں جائے گا۔ انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ پرائیویٹ سیکرٹری یا کون ہے وہ لائن آئی ہے تو یوں کندھا مارا ہے کہ پرائیویٹ سیکرٹری لڑھکتے ہوئے دور تک نکل گئے۔ تو بڑی مستعد تھیں ماشاء اللہ۔ اب بھی مستعد ہیں، مستعد رہیں گی انشاء اللہ ان کے لئے اور ان کی اولاد کے لئے بہت دعا کریں۔

دیگر مرحومین جن کا جنازہ آج جمعہ کے بعد پڑھا جائے گا ان میں سرفہرست ہمارے صادق صاحب مرحوم شہید ہیں۔ ان کا ذکر مختصر ضروری ہے۔ بہت ہی پیارا وجود تھا، بڑی بہادری سے اپنی جان جان آفریں کو پیش کی ہے خدمت دین میں، دعوت الی اللہ میں۔ یہ وہ ہیں جن کے والد ۱۹۶۵ء میں احمدی ہوئے تھے۔ کٹر اہل حدیث علاقہ ہے وہ اور وہ چونکہ صاحب اثر تھے، سب سے پہلے ان کے بھائی احمدی ہوئے تھے ان کی تبلیغ سے والد احمدی ہوئے تھے۔ یہ اور ان کے ایک بھائی میاں عنایت اللہ تھے جو اس وقت تو سینے میں گھونٹ کر اپنے بغض چھپاتے رہے جب تک والد زندہ تھے۔ ان کے سامنے سر اٹھانے کی ان کو مجال نہیں تھی مگر ان کے وصال کے فوراً بعد انہوں نے شدید مخالفت شروع کی اتنی شدید مخالفت کہ اپنے بھائی جو ایمان لایا تھا باپ سے پہلے ہدایت اللہ صاحب ان کی زندگی اجیرن کر دی لیکن پھر آخر خود احمدیت کی صداقت کا ۱۹۷۴ء میں شکار ہوئے۔ جب ۷۴ء کی تحریک زوروں پر تھی اور شور تھا اور لوگ کہہ رہے تھے کہ اب ایسی دیوار سی بن گئی ہے کہ کوئی احمدی نہیں ہو سکتا تو یہ مخالف پھلانگ کر امن کے دائرے میں آگیا اور اس کے بعد سے پھر ایک ننگی تلوار تھے احمدیت کی تبلیغ میں، احمدیت کا پیغام پہنچانے میں۔ انہی کی تبلیغ سے محمد اشرف صاحب آف جلہن ضلع گوجرانوالہ وہ بھی کٹر اہل حدیث علاقہ کے تھے وہ احمدی ہوئے اور جب وہ احمدی ہوئے تو پھر اس علاقے کے مولویوں اور دوسروں سے برداشت نہیں ہوا۔ سب سے پہلے انہوں نے اشرف کو شہید کیا اور اس کے بعد ان پر نظر رہی لیکن انہوں نے عین ان کے گڑھوں میں جا کر تبلیغ جاری رکھی چنانچہ پچھلے ایک دو سال کے اندر جب میں نے تحریک کی ہے دعوت الی اللہ کی تو خدا کے فضل سے پندرہ اہل حدیث کو بڑا مضبوط احمدی بنانے کی ان کو توفیق ملی۔ آخر یہ معاملہ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔ فون 649-04524

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون نمبر۔ 629443

دشمنوں کی برداشت سے باہر نکل گیا تو یہ جمعہ پر جا رہے تھے تو ایک پل پر جہاں دشمن تاک لگائے بیٹھا تھا انہوں نے گولیاں برسا کر یا کارتوسوں کے فائروں سے ان کو وہیں چھلنی کر دیا۔ وہیں شہید ہو گئے۔ تو ان کی جو واپسی ہے بڑی عظیم واپسی ہے۔ ایسی واپسی ہے جس کی قرآن ضمانت دے رہا ہے کہ یہ تو مرے بھی نہیں یہ تو زندہ رہنے والے وجود ہیں ان پر نہ تم رونا۔ اپنی فکر کرو کہ تم کیسے واپس جاتے ہو۔ یہ تو ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ تو ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ سارا خاندان بڑا بہادر ہے اللہ کے فضل کے ساتھ۔ ان کی اولادیں بھی وہی رنگ ہیں عظمت کے جو خلوص سے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ وفا سے پیدا ہوتے ہیں۔

اب باقی جو نماز جنازہ پڑھی جائیں گی ابھی نماز جنازہ ادا ہوگی جن کی وہ غلام رسول صاحب معلم اصلاح و ارشاد ہیں جو ہمارے مبارک احمد ظفر صاحب جو اس وقت نائب وکیل المال ہیں ان کے یہ والد ہیں۔ بہت سادہ مزاج میں جانتا تھا انہیں بہت اچھی طرح۔ ساری عمر بالکل سادہ کپڑوں میں دیکھنے والا پہچان بھی نہیں سکتا تھا کہ کیسا انسان ہے مگر ساری اولاد کی تربیت بہت ہی پیاری اور اعلیٰ درجہ کی کی ہے اور کبھی کسی کے خلاف شکوہ زبان پہ نہیں آیا۔

عنایت علی صاحب کھاریاں، ہمارے اخلاق انجم صاحب کے والد۔ یہ بھی وہ مبلغین ہیں جن کے والدین یا بزرگوں کو میں نے آج جنازے کے لئے چنا ہے۔ جو دین کی خاطر باہر تھے پیچھے ان کے بزرگوں کی وفات ہوئی ہے یا ملا تو آخری موقع جانے کا ملا۔ مسعودہ بیگم صاحبہ عبدالسلام صاحب ٹیلر ماسٹر ربوہ کی بیگم اور عبدالمنان طاہر صاحب کی والدہ۔ وہ بھی آپ کے مبلغ ہیں جو یہیں اس وقت کام کر رہے ہیں۔ اور راؤ محمد اکبر صاحب جو یہاں آیا کرتے تھے اکثر جلسے پر بڑے ہی فدائی اور بہادر انسان۔ اپنے علاقے میں یہ احمدیت کے لئے بلاشبہ ایک پر رعب ننگی تلوار تھی جس کی مخالفت کی وہاں جرات نہیں ہوتی تھی پوری۔ اندر اندر مخالفتیں ہوتی تھیں ادھر ادھر لوگوں کو تنگ کیا جاتا تھا مگر راؤ صاحب کے کڑاکے کے سامنے کیونکہ ان کی برادری ان کے ساتھ ہوتی تھی۔ بڑی بہادر اور لڑائی کرنے والی برادری یعنی ان پر ہاتھ ڈالنے کا موقع نہیں ملتا تھا جس طرح پرانے زمانوں میں ہوا کرتا تھا جہالت میں کہ کوئی نبی اگر کسی بڑے قبیلے کا فرد ہو تو کہتے ہیں اس کی وجہ سے ہم تجھے چھوڑ رہے ہیں تو ان کا بھی چونکہ قبیلہ مضبوط تھا اس لئے ان کو جرات ہوتی تھی اور اپنے قبیلے کی خاطر کبھی بھی انہوں نے احمدیت کا پیغام چھپایا نہیں تو یہ بھی اچانک وفات پا گئے ہیں۔ بہت ہی پیارا مخلص انسان تھا۔ بہت تبلیغ کرنے والے۔ اللہ ان سب کو غریق رحمت فرمائے۔ ابھی نماز جمعہ کے معاً بعد انشاء اللہ ہم ان سب کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔

ایک نام رہ گیا ہے ایک مربی نہیں دو مربیوں کی والدہ ہیں جو فوت ہوئی ہیں۔ ایک ہمارے ملک محمد اکرم صاحب مربی مانچسٹر کی والدہ رضیہ بیگم بھی وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کو بھی نماز جنازہ میں شامل رکھیں۔

تفصیل نصاب برائے کارکنان درجہ اول۔ دوئم۔ سوئم

1۔ قرآن کریم :۔ بامحاورہ ترجمہ قرآن کریم پارہ سولھواں۔ نصف آخر

2۔ علم الکلام :۔ تربیتی نصاب شائع کردہ نظارت نشر و اشاعت قادیان باب چہارم و پنجم صفحہ نمبر 75 تا صفحہ 134

3۔ انٹرویو۔ زبانی انٹرویو۔ باب ششم صفحہ 135 تا صفحہ 141۔

تفصیل نصاب

مبلغین کرام نظارت دعوۃ و تبلیغ و انجمن تحریک جدید و وقف جدید بیرون

"ایام الصلح" تصنیف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مکمل

تفصیل نصاب معلمین کرام۔ انجمن تحریک جدید و وقف جدید اندرون بیرون

تربیتی نصاب شائع کردہ نظارت نشر و اشاعت قادیان۔ پہلے تین باب صفحہ نمبر 1 تا نمبر 73

ضروری نوٹ :۔ تمام مبلغین و معلمین اور تینوں انجمنوں کے کارکنان درجہ اول دوئم و سوئم کے دینی نصاب کا امتحان مورخہ 30 مارچ 1997 کو ہوگا — انشاء اللہ۔

محمد انعام غوری

(ناظر دعوۃ و تبلیغ و اشاعت۔ قادیان)

الیکٹرانکس۔ ڈش انٹینا ٹریننگ کلاس

جملہ امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ الیکٹرانکس۔ ڈش انٹینا۔ گھریلو الیکٹریکل کام (Home Appliances) اور نئے ٹرانسفارمر کے بارہ میں ٹریننگ کلاس مورخہ 25 فروری 1997 تا 25 اپریل 1997 قادیان میں منعقد ہوگی انشاء اللہ۔ محترم جناب خالد رشید صاحب اور مکرم بشیر الشمس صاحب یہ کلاس لیں گے۔ آپ خواہش مند افراد جماعت کی تصدیق کر کے انکو اس کلاس میں شمولیت کیلئے بھجوا سکتے ہیں۔ درخواست دہندہ کم از کم میٹرک پاس ہونا چاہئے گریجویٹ۔ بی ایس سی طلبا کو فوقیت دی جائیگی۔ اس سلسلہ میں درخواست دہندگان قادیان آنے اور واپس جانے کے اخراجات سفر کے ذمہ دار ہوں گے۔ قیام و طعام کا جماعتی طور پر انتظام ہوگا البتہ موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں۔

خواہش مند احمدی احباب اپنی درخواستیں متعلقہ جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان کی تصدیق سے داخلہ کیلئے نظارت امور عامہ قادیان کو تحریر کریں۔ اور دو عدد فوٹو بھی بھجوائیں۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

لو لاك لما خلقتُ الافلاك

ترجمہ۔ (اے محمد ﷺ) اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ زمین و آسمان بھی پیدا نہ کرتا۔ (حدیث قدسی)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا۔ نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

منجانب۔ محتاج دعا۔ جماعت احمدیہ اتر پردیش

ارشاد نبوی ﷺ

اِجْتَنِبُوا الْغَضَبَ

ترجمہ۔ سخت غصے سے بچو۔

منجانب۔ لرکسن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا۔
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگو لین کلکتہ 700001
فون نمبر :۔ 2430794.241652 248522

A.S. BINNING
Import - Export, Textil - Großhandel
Inh.: Avtar Singh Binning
Lager
Frankenstraße 10 - 20097 Hamburg
(S-Bahn Hammerbrook)
Telefon 040 / 236 95 79 + 23 38 39
Fax 040 236 95 80 Tel. privat 040 / 299 53 34

C.K ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOOD FURNITURE
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P. 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts,
Ladies & Gents Bag, Jachets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700081 ☎ 2457153

اعلان

احمدیہ مرکزی لائبریری میں زائد رسالہ جات ریویو آف ریلیجنز اردو ریویو انگریزی۔ الحکم۔ الفضل (۱۹۰۲ء تا ۱۹۴۷ء) نہایت کم قیمتوں (ایک سال کی ایک جلد مبلغ تیس (30-00) روپے) میں دستیاب ہیں۔ ضرورت منداحباب کرام رابطہ قائم کریں۔

انچارج احمدیہ مرکزی لائبریری قادیان

بقیہ - جلسہ سالانہ قادیان پر حضور ایدہ اللہ کا خطاب

حضور نے فرمایا کہ آج کے خطاب کا موضوع دعوت الی اللہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے خطاب کے آغاز میں تلاوت فرمودہ آیات کریمہ کے مطالب کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہاں شاہد کے طور پر پیش فرمایا گیا ہے۔ حضور نے "شاھد" کے مختلف معانی کو پیش نظر رکھتے ہوئے بتایا کہ حضور اکرمؐ صرف قوم کے ساتھ ہی نہیں رہے بلکہ سب سے بڑھ کر سب سے آگے تھے۔ پھر ہر حال میں ان پر نگران رہتے تھے اور بڑی باریک نظر سے دیکھتے تھے کہ دعوت الی اللہ کی جو ذمہ داری مجھے سونپی گئی ہے میری قوم بھی ساتھ ساتھ اسی طرح اس راہ پر چلتی ہے یا نہیں۔ پھر آپ گواہ بھی تھے۔ قیامت کے روز آپ ہی نے گواہی دینی ہے جو کمزور عاجز بندوں کی مغفرت کا موجب بنے گی۔ اس روز آپ تمام پہلوں اور پچھلوں پر گواہ ٹھہریں گے۔ اس پہلو سے آپ آج بھی شاہد ہیں جیسے کل بھی شاہد تھے اور کل بھی شاہد رہیں گے جیسے آج شاہد ہیں۔ اس پہلو سے شہادت کے معنے یہ ہیں کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ کی توقعات ہمیشہ ہمارے پیش نظر رہنی چاہئیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ گواہیاں حقیقت میں اس طرح بھی تبدیل ہو جائیں گی کہ قیامت کے روز امت کی تمام خبریں تفصیل سے آپ کو دی جائیں گی۔ نہ صرف قیامت کے دن بلکہ آپ کی بیان فرمودہ پیش خبریوں کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی آپ کو امت کے سب حالات سے آگاہ فرما دیا تھا اور جن حالات کا آپ کو تفصیلی علم نہیں تھا ان کے متعلق قیامت کے روز تفصیل سے علم دیا جائے گا۔ پس اس حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے کام کی نگرانی کریں گویا آپ اللہ اور اس کے رسولوں کی نظروں کے سامنے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ آنحضرتؐ کی شہادت آپ کے اعمال اور آپ کی سیرت کی شہادت ہے۔ توحید کا قیام محمدؐ رسول اللہ کی شہادت کے بغیر ممکن نہیں کیونکہ جس وضاحت سے اور جس طرح ہر کمزوری سے پاک ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی صفات پر گواہی دی ہے اور دل کی نظر سے ان کو دیکھ کر اپنی سیرت میں ڈھالا ایسا کوئی وجود اور نہیں ہے، نہ تھا، نہ ہو گا۔ حضور نے احباب جماعت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جہاں جہاں آپ کے وجود کی گواہی محمدؐ رسول اللہ کی گواہی بن جائے گی وہاں وہاں آپ کے وجود کو ایک طاقت مل جائے گی۔ اس پہلو سے دعوت الی اللہ کے مضمون کو سمجھنا بہت آسان ہو جاتا ہے کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ کی نظروں کے سامنے رہیں۔ یعنی آپ کی سیرت کی نگاہوں کے سامنے رہیں اور اس کے مطابق اپنی سیرت کو بھی سنوارنے کی کوشش کریں اور یاد رکھیں کہ آپؐ اس کے حق میں گواہ ہونگے جس نے زندگی بھر اس کی گواہی کی تصدیق کی اور اس گواہی کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کی۔

حضور نے فرمایا کہ شاھد کے بعد مبشراً و نذیراً کے الفاظ رکھ کر یہ بتایا گیا ہے کہ پہلے نیک اعمال کے ذریعہ ایسا وجود بننے کی کوشش کرو جو غیر معمولی طاقت سے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ پھر مبشر بنو اور لوگوں کو بتاؤ کہ ہم تمہیں زندہ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ پس زندگی کے پیغمبر بن کر نکلو نہ کہ موت سے ڈرانے والے۔ حضور نے فرمایا کہ موت سے ڈرانے کا بھی ایک مرتبہ و مقام ہے جسے تبلیغ میں ایک اہمیت حاصل ہے لیکن یہ بعد کا مقام ہے۔

حضور نے فرمایا کہ مبشر کا زندگی سے تعلق ہے۔ اور یہی وہ زندگی ہے جسے حضرت محمدؐ رسول اللہ نے سب بنی نوع انسان کے سامنے پیش کیا۔ حضور نے فرمایا کہ ہر داعی الی اللہ کے لئے لازم ہے کہ اپنے آپ کو اللہ کی محبت میں فنا کرے اور اس محبت کے نتیجے میں اس کے اندر لازماً پاک شہادتیں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ شہادتیں آسمان سے اترتی ہیں لیکن اس وقت جب آپ کا قول آپ کے فعل کے ہم آہنگ ہو جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ وہ جسے شاہد کہے اس کی سچائی کی بدرجہ کمال گواہی دئے بغیر اسے شاہد کہہ ہی نہیں سکتا اور ناممکن ہے کہ پھر جسے خدا شاہد کہے اس کے حق میں لوگ گواہیاں نہ دیں اور وہ شہادت طاقت کے ساتھ لوگوں کو اپنی طرف نہ کھینچے۔ پس آپ سچے ہو جائیں اور سچے ہونے کے لئے دعائیں بھی کرنی ہونگی۔ سچے ہونے کی توفیق بھی اللہ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں اور پھر سچائی پر قائم ہونے کے بعد اللہ کے فضل سے آپ کے اندر نئی صفات پیدا ہونگی اور پرانی گندی صفات مٹتی چلی جائیں گی۔

حضور نے فرمایا کہ "نذیراً" کا مضمون وہاں سے شروع ہوتا ہے جہاں ضد اور تعصب کا مضمون شروع ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس جگہ آخر پر "سراجاً منیراً" کہہ کر بتایا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کو روشن کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ آپ کا فیض عالمی ہے۔

حضور انور نے ان آیات کریمہ کی نہایت لطیف تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ "دع اذاھم" کے الفاظ میں یہ بتایا گیا ہے کہ دشمن کی اذیت دعوت الی اللہ کی راہ میں روک نہیں بنی چاہئے اور دشمن کی اذیت کو یہ توفیق نہیں ملے گی کہ وہ مومنوں کو دعوت الی اللہ سے روک سکے۔ حضور نے بتایا کہ کس طرح دنیا بھر میں جماعت کی مخالفت میں زور لگایا جاتا ہے اور سراسر جھوٹا پراپیگنڈہ بڑی کثرت سے کیا جاتا ہے۔ اور مولویوں کے ٹولے احمدیت کی نفرت انگیز تصویر کھینچتے ہیں۔ اس کے باوجود خدا کے فضل سے جماعت پھیل رہی ہے۔ حضور نے بتایا کہ گزشتہ ایک سال میں ہندوستان میں جماعت اس کثرت سے پھیلی ہے کہ اس سے پہلے سو سال میں بھی نہیں پھیلی تھی۔ اب ہم فضائی دور میں داخل ہو چکے ہیں۔ یہ باتیں آسمان سے اتری ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سیرت طیبہ کے واقعات پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح جب حج کا زمانہ آتا تو آپ ایک ایک قبیلہ کے پاس پہنچتے اور ہر قبیلے کو اسلام کی دعوت دیتے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰؐ کے اخلاق کو اپنا کر آگے بڑھیں، محمد مصطفیٰؐ کی صفات کو لے کر آگے بڑھیں پھر آپ وہ شاہد بنیں گے جسے ہر مخالفت پر لازماً ایک غلبہ دیا جائے گا۔

حضور نے بتایا کہ ہندوستان میں گزشتہ ایک سال میں ایک لاکھ کے لگ بھگ بیعتیں ہوئی ہیں۔ خدا کے فضل کے ساتھ بڑے یقین اور اعتماد کے ساتھ ہندوستان کا احمدی بیدار ہو کر اس راہ پر آگے بڑھ رہا ہے کہ محمدؐ رسول اللہ کے دین کو دنیا پر غالب کر دیا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ ۱۰۵ نئی جماعتیں ایک سال میں ہندوستان میں قائم ہوئی ہیں۔ ۲۱۹ مقامات پر پہلی مرتبہ احمدیت کا جھنڈا گاڑا گیا ہے۔ نئے علاقوں میں نفوذ کے لحاظ سے صوبہ پنجاب اول رہا ہے۔ اتر پردیش (یو۔ پی) میں ۵۹ مقامات پر احمدیت کا جھنڈا لگایا گیا۔ ۳۱ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ ان میں سے ۱۷ اپنی بنائی مساجد نمازیوں سمیت ملی ہیں۔

حضور نے بتایا کہ بیعتوں کے لحاظ سے اولیت صوبہ آسام اور بنگال کو حاصل ہے۔ جہاں ۲۷ ہزار بیعتیں ہوئی ہیں۔ یو۔ پی، پنجاب، کرناٹک اور ہریانہ میں بھی بیعتیں ہوئی ہیں۔ بعض صوبے کمزور ہیں اور بہت پیچھے ہیں ان میں سے ایک صوبہ بہار ہے۔ اڑیسہ، مہاراشٹر، تامل ناڈو وغیرہ بھی بہت پیچھے ہیں۔ حضور نے اس پر بہت گہرے کرب کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ ان صوبوں کے لئے بھی دعا کریں جو اس بہار کے دور میں بھی خزاں کا نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ یہ کب اٹھیں گے؟، کب بیدار ہونگے؟، کب بلند پروازی کے خواب بھی دیکھنے لگیں گے؟۔

حضور ایدہ اللہ نے ہندوستان میں دعوت الی اللہ کے ایمان افروز واقعات سناتے ہوئے فرمایا کہ اے ہندوستان کے احمدیو! جو ان باتوں سے بے خبر ہو، ان چھتوں کو اڑا دو جو اس بارش کی راہ میں حائل ہیں۔ کچھ فیض تم بھی پاؤ اور کچھ فیض اپنی زبانیں باہر نکال کر لو۔ حضور نے فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ یہ آواز ان کے دلوں میں کچھ نہ کچھ حرکت ضرور پیدا کر سکے گی اگر وہ دعائیں مانگیں، توبہ کریں گے اور نئے عزم کے ساتھ اٹھیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے بعض ایمان افروز واقعات سناتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خود آسمان سے وہ انصار بھیج رہا ہے جن کا وعدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو "ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء" کے الفاظ میں دیا گیا تھا۔ حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک روح پرور اقتباس پڑھ کر سنایا اور فرمایا کہ آپ نے اس زمانے کی تقدیر کو ضرور بدلنا ہے اور ضرور بدلیں گے۔ صرف اس کے لئے ضروری شرط پوری کریں۔ شاہد اور مبشر و نذیر بنتے ہوئے دنیا کی تقدیریں بدلنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔ یہ صدی احمدیت کے لئے وہ عظیم الشان فتوحات لے کر آئے گی جس کے نتیجے میں اگلی صدی خود اس کے آگے جھک کر اس کے قدموں میں جا پڑے گی۔

خطاب کے آخر پر حضور ایدہ اللہ نے قادیان میں جلسہ کے شرکاء کو اپنی جانب سے اور تمام دنیا کے احمدیوں کی طرف سے محبت بھرا سلام اور دعا کا پیغام دیا۔ پھر اہالیان ربوہ کا تذکرہ فرمایا کہ انہوں نے بہت لمبے ہجر کے دور دیکھے۔ حضور نے پاکستان کی مظلوم جماعتوں کے لئے دعا کی تحریک فرمائی اور فرمایا کہ یہ دور بدلے گا اور صبح آئے گی اور اچانک آئے گی مگر ضرور آئے گی۔ اللہ کرے کہ ہم سارے اس عظیم جشن میں شریک ہوں جس میں احمدیت کی فتوحات کے گیت گائے جائیں گے۔ آخر پر حضور نے اجتماعی دعا کروائی۔

حضور کا یہ خطاب دو گھنٹے جاری رہا۔ دعا کے بعد افریقن احمدیوں نے اپنی زبان میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی مدح میں اپنے مخصوص انداز میں خوبصورت نغمہ کورس کی شکل میں پڑھا۔

بقیہ - خلاصہ خطبہ جمعہ 3 جنوری 97

اے محمدؐ رسول اللہ تیری زندگی اس طرح بڑھ رہی ہے کہ ہر آنے والا لمحہ گزرے ہوئے لمحہ سے بہتر ہے اور بہتر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ یہ وہ پیمانہ ہے جسے ہم پیمانہ صفات کہہ سکتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہر شخص میں ایک عمل کی صلاحیت خدا نے رکھی ہے۔ "لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا" جس کو جتنی توفیق ہے اس کے مطابق اس کے فیصلے ہونگے۔ یہ قانون عدل کے اعلیٰ تقاضے پورے کرنے والا ہے۔ آنحضرتؐ کی استعدادیں سب سے بڑھی ہوئی تھیں۔

حضور نے فرمایا کہ ایک پیمانہ جو عالمی پیمانہ ہے وہ آنحضرتؐ کا پیمانہ ہے۔ اس پر اپنے حالات کو چسپاں کرتے ہوئے ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ اگر ہمارا ہر لمحہ پچھلے سال کے ہر لمحہ سے بہتر نہیں ہو سکتا تو کم سے کم اگر ایک گھنٹہ بہتر ہو سکتا ہے تو اسے بہتر کیا جائے، ہفتہ بہتر ہو سکتا ہے تو بہتر کیا جائے۔ ہر سال انسان کچھ نہ کچھ تو آگے بڑھے۔ اس کا فیصلہ ہر انسان نے اپنی توفیق کے مطابق کرنا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ عبادت اور اخلاق کا حساب کر لیں اور اپنے لئے خود معین کریں کہ اگلے سال میں ان دونوں چیزوں میں میں نے کیا بہتری کرنی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ نمازوں کی بہتری کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنی نماز کے وقت ان شیطانوں کی شناخت کرے جو نماز میں حائل ہوتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر ہم اپنی عبادت کے متعلق غفلت کی حالت کو کاٹ پھینکیں تو میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ سال گزرے سال سے بہتر ہوگا۔ دوسرا معاشرتی جو بدیاں ہیں ان سے نجات حاصل کرنا ضروری ہے۔

حضور نے ایسے والدین کا ذکر فرمایا جو اپنے بچوں کی تربیت سے غافل ہیں اور ان کی نظروں کے سامنے ان کے اہل خانہ بربادی کی طرف جا رہے ہوتے ہیں اور وہ کوئی توجہ نہیں کرتے۔ حضور نے فرمایا کہ تفصیل سے اپنے خاندان اور دوستوں کے حالات پر نظر ڈالیں اور پھر آئندہ سال کا منصوبہ بنائیں۔

حضور نے امید ظاہر فرمائی کہ ہر احمدی کا آنے والا سال گزرے ہوئے سال کے ہر وقت سے بہتر ثابت ہوگا۔ اللہ کرے کہ ہمیں اس کی توفیق نصیب ہو۔

سال 1997ء میں تبلیغی و تربیتی جلسوں کا پروگرام

احباب جماعت مطلع رہیں کہ سال 1997ء میں درج ذیل تاریخوں میں تبلیغی و تربیتی جلسوں کا پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔

☆۔سیرت النبی ﷺ کے کم از کم چار جلسے دوران سال منعقد کئے جائیں۔

سہولت کے مطابق تاریخوں میں تبدیلی کی جا سکتی ہے۔

1.	جلسہ یوم مصلح موعودؓ	20/فروری 1997ء
2.	جلسہ یوم مسیح موعودؑ	23/مارچ 1997ء
3.	جلسہ سیرت النبی ﷺ	27/اپریل 1997ء
4.	جلسہ یوم خلافت	27/مئی 1997ء
5.	جلسہ سیرت النبی ﷺ	29/جون 1997ء
6.	ہفتہ قرآن مجید	1/تا 7/جولائی 1997ء
7.	جلسہ سیرت النبی ﷺ	18/جولائی (12/ربیع الاول 1418)
8.	جلسہ سیرت النبی ﷺ	31/اگست 1997ء
9.	جلسہ پیشوایان مذاہب	7/ستمبر 1997ء
10	یوم تبلیغ :۔ کم از کم سال میں دو مرتبہ ماہ جون و ماہ نومبر ایک صوبائی سطح پر ایک ملکی سطح پر۔	

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

قادیان دارالامان میں

مجلسِ خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کا کامیاب سالانہ اجتماع

★ بھارت کی 25 مجالس کے ۱۹۰ نمائندگان کی شرکت ★ علمی ورزشی اور ذہنی مقابلہ جات ★ ذکرِ الٰہی اور دعاؤں سے معمور پُرکیف مناظر ★ اخوت و محبت کا دینی ماحول

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ۲۷ واں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا ۱۷ واں سالانہ اجتماع نہایت شاندار طریق پر ۱۸، ۱۹، ۲۰ اکتوبر ۹۶ء کو ایوانِ خدمت کی مشرقی جانب بنائے گئے خوبصورت پنڈال میں نہایت کامیابی کے ساتھ انعقاد پذیر ہوا۔

ورزشی مقابلہ جات کا شاندار افتتاح:۔

اجتماع کے مختصر سے ایام میں چونکہ ورزشی مقابلہ جات مکمل نہیں ہو پاتے لہٰذا نماز جمعہ سے قبل ہی ان کا باقاعدہ افتتاح کے ساتھ آغاز ہوا محترم صاحبزادہ صاحب جیپ پر سوار ہوئے اور سٹیج کے دائیں طرف سے گزرتے ہوئے میدان میں کھڑے نمائندگان مجلس کا معائنہ فرمایا محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بھی آپ کے ہمراہ رہے۔ نمائندگان نے آپ کو سلامی دی جن میں علی الترتیب مجلس خدام الاحمدیہ کرنگ کلکتہ۔ موسیٰ بنی مائنز۔ بنگال۔ کرڈاپلی۔ چارکوٹ دہلی۔ یوپی۔ راجستھان۔ مضافاتِ پنجاب۔ ہریانہ کیرلہ۔ مدراس۔ ناصر آباد۔ قادیان نے شرکت کی۔

مکرم حافظ مظہر احمد صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور مہمانِ خصوصی نے سالانہ اجتماع کے آغاز کا باقاعدہ اعلان فرمایا۔ اور دعا کرائی۔

افتتاحی پروگرام:۔

۱۸ اکتوبر کو افتتاحی تقریب ٹھیک ۲½ بجے منعقد ہوئی۔ خدام و اطفال نماز جمعہ و عصر جمع کرنے کے بعد اجتماع گاہ پہنچے۔

اجتماع کی یہ تقریب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیرِ صدارت شروع ہوئی۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بھی آپ کے ساتھ رونق افروز ہوئے۔ مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی مدرس مدرسہ احمدیہ نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور ترجمہ سنایا۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف فلیگ پوسٹ پر تشریف لائے اور پرچم کشائی کی جس کے ساتھ ہی خدام و اطفال کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اٹھی اس موقع پر عزیزان شفیق احمد اور ایس ناصر احمد نے چند خدام کی معیت میں ترانہ پڑھا۔

لوائے خدام الاحمدیہ کے پاس ہی چھوٹی جھنڈیوں کی شکل میں مختلف ممالک کے جھنڈوں کا عکس نہایت خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا۔

پرچم کشائی کے بعد محترم خواجہ بشیر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خدام و اطفال کا عہد دہرایا اور مکرم ناصر علی صاحب عثمان نے نظم پڑھی۔ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی سالانہ رپورٹ کارگزاری مکرم مبارک احمد صاحب چیمہ نائب معتمد نے اور اطفال الاحمدیہ بھارت کی سالانہ رپورٹ مکرم مبشر احمد صاحب بٹ مہتمم اطفال نے پیش کی جس کے بعد مکرم ناصر علی صاحب عثمان نے ترانہ پیش کیا۔ یہ ترانہ مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خاص اجتماع کے موقع کے لئے لکھا تھا۔ ترانہ کے بعد مہمانِ خصوصی نے خطاب فرمایا۔ اجتماعی دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ بعدہٗ احمدیہ گراؤنڈ میں ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

نمازوں کی ادائیگی اور حضور انور کے خطبہ کے بعد رات ۱۰½ بجے تک علمی مقابلہ جات ہوئے اور تفریحی آئٹم پیش کئے گئے۔

دوسرے روز کا پروگرام:۔

آج کے پروگرام کا آغاز ۴½ بجے صبح باجماعت نمازِ تہجد سے ہوا۔ نمازِ فجر اور درس کے بعد بہشتی مقبرہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر اجتماعی دعا ہوئی ۸ بجے تک ورزشی مقابلہ جات ہوئے بعدہٗ ناشتہ کے لئے وقت دیا گیا ۹½ بجے سے اجتماع گاہ میں اطفال کے علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔

خصوصی نشست:۔ ساڑھے ۱۰ بجے خصوصی نشست محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے جلسہ مذاہب عالم ۱۸۸۹ء کے انعقاد کا پسِ منظر اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی کی مقبولیت پر آراء و تبصرہ نہایت جامع اور دلنشین انداز سے پیش فرمایا اس کے ساتھ ہی اجتماع کی اس نشست کا اختتام ہوا اس کے بعد نماز اور کھانے کے لئے وقفہ ہوا اس میں جملہ مہمانانِ کرام اور درویشانِ قادیان اور جملہ خدام و اطفال شامل ہوئے۔

رات پونے آٹھ تا گیارہ بجے خدام کے علمی و ذہنی مقابلہ جات ہوئے اور تفریحی آئٹم بھی پیش کئے گئے

آخری روز:۔

نماز فجر اور درس کے بعد احمدیہ گراؤنڈ میں ورزشی مقابلے ہوئے جو نمازوں اور کھانے کے وقفہ کے علاوہ شام ۵ بجے تک جاری رہے آج کے مقابلہ جات میں رسہ کشی۔ نیشنل کبڈی اور والی بال کے فائینل مقابلے نہایت دلچسپی کا باعث بنے دو روز سے آسمان پر بادل بھی چھائے رہے ہلکی ہلکی بوندا باندی بھی ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے خاص فضل فرمایا کہ بارش نہ ہوئی اور تمام پروگرام نہایت خوش اسلوبی سے کامیاب طریق پر سرانجام پائے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

تینوں روز ورزشی مقابلہ جات کے موقع پر کمنٹری کا فریضہ مکرم لطیف احمد صاحب خالد نے سرانجام دیا۔ اجتماع گاہ میں جملہ حاضرین کی مشروبات سے تواضع کی گئی

اختتامی اجلاس و تقسیم انعامات:۔

یہ تقریب شام چھ بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان کی زیرِ صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت عہد خدام و اطفال اور نظم کے بعد محترم صدرِ اجلاس نے انعامات تقسیم فرمائے۔ اس موقع پر محترم صدر صاحب مجلس بھی سٹیج پر تشریف فرما رہے۔ اگرچہ کہ تینوں روز علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کو مقابلہ جات کے اختتام پر انعامات دیے جاتے رہے لیکن تقسیم انعامات کی اس خصوصی تقریب کے موقعہ پر مہمانِ خصوصی نے بعض علمی و ورزشی مقابلہ جات نیز سالِ رواں کی موازنہ مجالس بھارت میں خدام و اطفال کی اوّل۔ دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کو انعامات دیئے اس موقع پر محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ننگلی صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب صدر اجتماع کمیٹی کو اجتماع کمیٹی کی طرف سے خصوصی انعامات دیئے گئے جبکہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے محترم صاحبزادہ صاحب کو خصوصی ٹرافی پیش کی۔

اس کے بعد مکرم صدر صاحب اجتماع کمیٹی نے شکریہ ادا کیا۔ اور پھر محترم صاحبزادہ صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔

مجلسِ شوریٰ:۔

۲۰ اکتوبر کو رات ۹½ بجے مسجد مبارک میں مجلسِ شوریٰ کے دو اجلاسات منعقد ہوئے۔ پہلے اجلاس میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا انتخاب عمل میں آیا۔ دوسرے میں مجلس کی تبلیغی، تعلیمی، تربیتی اور مالی امور کو بہتر بنانے پر غور ہوا۔

الحمد للہ کہ امسال ۲۵ مجالس کے ۱۹۰ نمائندے شامل ہوئے جبکہ قادیان کے خدام ان کے علاوہ تھے۔ تینوں روز مہمانان کے قیام و طعام کا انتظام مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے کیا۔

اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس میں حصہ لینے والے اور تعاون کرنے والے جملہ خدام کو اپنے فضلوں سے نوازے (مستظم شعبہ پورٹنگ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ — ھو الناصر

امام جماعت احمدیہ

لندن ۹۶/۱۱/۱

پیارے عزیزم محمد عارف صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت!

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے خوشی ہے کہ آپ کے اجتماع کا انعقاد بڑا کامیاب رہا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بابرکت فرمائے۔ میرے خطبات میں میرا پیغام ہے — تبلیغ اسلام اس وقت سب سے بڑا جہاد ہے جسے حکمت، دعا اور براہین کے ساتھ سرانجام دیا جانا چاہئیے۔ خدا کرے ہر احمدی میں یہ جوش جذبہ جنون اور عشق کی حد تک پیدا ہو جائے تاکہ خدا کی خوشنودی حاصل ہو۔

تمام کارکنان کو محبت بھرا سلام

والسّلام

خاکسار

(دستخط)

خلیفۃ المسیح الرابع

ہومیو پیتھی طریق علاج کے متعلق آسان اور مفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیو پیتھی اسباق سے مرتّبہ کتاب "ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل" سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر ۱۵)

کلکیریا کاربونیکا

CALCAREA CARBONICA

کیلشیم کاربونیٹ جو دودھ کا بنیادی جزو ہے۔ اس سے ہڈیاں، آنکھ کا سفید حصہ اور بعض دیگر اہم حصے اس سے بنتے ہیں۔ دودھ کو جو مکمل غذائیت کا حامل کہا جاتا ہے اس میں کیلشیم سب سے اہم کردار ادا کرتا ہے۔ جسم میں کیلشیم کا توازن بگڑنے سے ہڈیوں کی بیماریاں لاحق ہوجاتی ہیں۔ کلکیریا کارب غدودوں، جلد اور ہڈیوں پر اثر انداز ہونے والی دوا ہے۔ مریض کو بہت جلد سردی لگ جاتی ہے، پاؤں کبھی ٹھنڈے ہوتے ہیں اور کبھی گرم۔ چھاتی جکڑے جانے کا احساس ہوتا ہے۔ کھانسی رات کو خشک اور دن کو عام طور پر بلغمی ہوتی ہے۔ بلغم زردی مائل بدبودار ہوتی ہے اور بہت مشکل سے نکلتی ہے۔ بچوں کو دانت نکلنے کے زمانے میں کھانسی بھی شروع ہو جاتی ہے جو بآسانی پیچھا نہیں چھوڑتی۔ کلکیریا کارب کا مزاج رکھنے والے لوگوں کے چہرے عموماً بے رونق ہوتے ہیں، جلد چکنی اور زردی مائل ہوتی ہے۔ باتیں کرتے کرتے ایک دم نڈھال ہو جاتے ہیں، خون کی کمی کا بھی شکار ہوتے ہیں۔ دماغی محنت انہیں کمزور کر دیتی ہے پسینہ پسینہ ہو جاتے ہیں اور سانس لینے میں دقت پیش آتی ہے۔ سردی اور نمی کو پسند نہیں کرتے لیکن ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ تازہ ہوا اور خشکی سے نفرت ہوتی ہے اس لئے اگر گیلے ہو جائیں تو فوراً بیماریاں آگھیرتی ہیں۔

خون کی کمی کی بیماری میں بھی کلکیریا کارب نمایاں اثر رکھتی ہے۔ یہ دراصل معدے کی جھلیوں کی بیماری ہے جس کے نتیجہ میں وہ لعاب پیدا نہیں ہوتے جو وٹامن بی ۱۲ کو ہضم کرتے ہیں ایسی خون کی کمی کا علاج وٹامن بی ۱۲ سے کرنا ممکن نہیں بلکہ یہ صرف بیماری کے بداثرات کو دور کرنے کے لئے دی جاتی ہے چونکہ معدہ اسے ہضم نہیں کرتا اس لئے بذریعہ انجکشن دی جاتی ہے اور ایسے مریض کو ساری عمر بی ۱۲ کے انجکشن لگانے پڑتے ہیں لیکن اگر ہومیوپیتھی دوا کی صورت میں کلکیریا کارب دی جائے تو ایسی خون کی کمی دور ہو جاتی ہے اور جسم خود بخود خون بنانے لگتا ہے۔

کلکیریا کارب میں عضلات کا ڈھیلاپن پایا جاتا ہے۔ اگر عضلات ڈھیلے ہو کر لٹک جائیں اور جسم موٹا ہونے لگے تو سارا نظام صحت بگڑ جاتا ہے۔ کچھ عرصہ مسلسل کلکیریا کارب دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ جسم میں کیلشیم کی کمی واقع ہو جائے تو ہومیوپیتھی پوٹینسی میں کھلانے سے یہ کمی دور ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات اچانک کھڑا ہونے سے گھٹنے کے عضلات جسم کا بوجھ برداشت نہیں کرسکتے اور انسان گر جاتا ہے۔ بلڈ پریشر کی کمی کی وجہ سے بھی ایک دم کھڑا ہونا مشکل ہوتا ہے اس کیفیت میں کلکیریا کارب دینا بہت مفید ہے۔ اگر گہری اور مزاج سے مطابقت رکھنے والی دوائیں جو انسانی جسم کی تعمیر میں نمایاں کردار ادا کر سکتی ہیں استعمال کی جائیں تو یہ علاج وقت لے گا اور آہستہ آہستہ ہوگا لیکن بہت مفید اور دیرپا اثرات کا حامل ہوگا۔ الگ الگ ہر بیماری کا علاج کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ کلکیریا کارب آناً فاناً مرض کو دور نہیں کرتی بلکہ وقت لیتی ہے، عارضی اثر کی دوائیں بھی ساتھ ساتھ بوقت ضرورت دی جاسکتی ہیں لیکن کلکیریا کارب کو چھوڑنا نہیں چاہئے۔ اگر جلد پر بیماری کے اثرات نمایاں ہوں تو سلفر دی جاسکتی ہے۔ کلکیریا کارب کے استعمال سے چھوٹی چھوٹی بیماریاں اچھل کر جلد پر نمایاں ہو جاتی ہیں ان کو دور کرنے کے لئے نکس وامیکا مؤثر ہے۔ بواسیر اور مسوں کے علاج کے لئے کلکیریا کارب اچھی دوا ہے لیکن اس کے علاوہ اور بھی دوائیں مسوں کے لئے ہیں۔ ایسکولس میں بھی کلکیریا کی طرح بواسیری مسوں میں خون اور پیپ کی علامات پائی جاتی ہیں۔

کلکیریا کارب کینسر کے رجحان کو روکنے کے لئے چوٹی کی دوا ہے لیکن مریض کا عمومی مزاج ملنا بھی ضروری ہے ورنہ دوا کام نہیں کرتی۔ بعض بیماریوں میں زخموں کو چیرا دینا پڑتا ہے۔ کلکیریا کارب ایسے چیروں کی ضرورت کو ختم کر سکتی ہے، گہرے پھوڑے جو بیرونی جلد کی سطح کے نیچے ہوتے ہیں ان میں کلکیریا کارب چوٹی کی دوا ہے جو سلیشیا سے بھی بہتر اثر دکھاتی ہے، پیپ بنانے اور پھوڑے کو پکانے کی ضرورت پیش نہیں آتی بلکہ پھوڑا از خود گھل کر غائب ہو جاتا ہے ایسی صورت میں یہ وقتی دوا کے طور پر فائدہ دے گی۔ اگر زخم میں پیپ بننے لگے تو جسم میں درد کی کیفیت دور ہو جاتی ہے اور تناؤ پیدا نہیں ہوتا جسم طبعی رد عمل زہریلے مادوں کو بہت نرمی سے خارج کر دیتا ہے اور بخار کی کیفیت پیدا نہیں ہوتی۔ ایسی صورتوں میں کلکیریا کارب کا مریض واضح طور پر پہچانا جاتا ہے۔ جسم فربہی مائل ہو، زرد رنگت، سر نسبتاً بڑا، پسینہ آنے کا رجحان ہو جسم کبھی ٹھنڈا کبھی گرم سارے جسم کا نظام سست ہو جائے تو یہ کلکیریا کارب کے مریض کی عمومی تصویر پیش کرتا ہے لیکن ہر علامت کو موجود ہونا ضروری نہیں بعض دفعہ پیدائشی طور پر سر بڑا ہوتا ہے لیکن بعض مریضوں میں کلکیریا کی علامتیں بعد میں ظاہر ہوتی ہیں۔

ناک میں اکثر مواد اکٹھا ہو کر جم جاتا ہے اور اس کی وجہ سے سانس لینے میں دقت محسوس ہوتی ہے۔ کلکیریا کارب دینے سے یہ مواد سکڑ جاتا ہے اور جلد سے الگ ہو کر بآسانی باہر نکل جاتا ہے اور کسی قسم کے اپریشن کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ جسم میں کیلشیم کا توازن بگڑنے سے ہڈیوں کے کونے بڑھنے لگتے ہیں اور گھٹنوں کے جوڑوں کی ہڈیوں میں کیلشیم کے گولے سے بن جاتے ہیں جو بہت تکلیف دہ ہوتے ہیں اس کا علاج عمدگی سے کلکیریا کارب سے ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی بچہ ٹانگوں میں کمزوری کی وجہ سے دیر سے چلنا سیکھے تو کلکیریا کارب اس کا علاج ہے اگر بچہ دیر سے بولنا شروع کرے تو برائیٹا کارب بہترین ہے جہاں یہ دونوں علامتیں پائی جائیں تو نیٹرم میور مفید ہوگی۔ اگر یہ علامتیں بہت چھوٹی عمر سے ہی معلوم ہو جائیں تو اس بات کا ثبوت ہے کہ بچے کے جسم میں پیدائشی طور پر سوڈیم کا توازن بگڑا ہوا ہے اس سے ذہنی صلاحیتوں پر اثر پڑتا ہے نیز ٹانگیں کمزور ہو جاتی ہیں اور مریض سوکھے کا شکار ہو جاتا ہے۔ نیٹرم میور کی خاص علامت یہ ہے کہ ٹانگیں اور اوپر کا دھڑ سوکھ جاتا ہے اور زبان اور ٹانگوں پر اثر ہوتا ہے چنانچہ بچہ دیر سے چلنا اور بولنا شروع کرتا ہے لیکن کلکیریا کارب میں زبان متاثر نہیں ہوتی اور بچہ معمول کے مطابق بولنا سیکھ لیتا ہے۔ چھوٹا قد بھی کلکیریا کارب کی علامت ہے اور جسمانی کمزوری کے ساتھ ذہنی کمزوری بھی نمایاں ہوں تو یہ برائیٹا کارب کی علامت ہے۔ اگر بچہ ذہنی طور پر چاق و چوبند ہے تو برائیٹا کارب اثر نہیں کرے گی۔ اگر ہڈیوں میں ٹیڑھا پن پیدا ہونے لگے اور وہ بدنما دکھائی دینے لگیں تو کلکیریا کارب دینے سے بہتری کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

مریض اندرونی طور پر سردی محسوس کرتا ہے مگر بعض اوقات ہاتھ پاؤں جلتے ہیں، طوفان آنے سے قبل مریض کی بیماری کی علامات شروع ہو جاتی ہیں مثلاً اگر گرد کا طوفان آنے والا ہو تو کئی گھنٹے پہلے دمے کی علامات والا مریض وہ علامات ظاہر کرتا ہے جو گرد کی صورت میں ظاہر ہوتی ہیں ایسے کیسز میں کلکیریا کارب مفید ہے۔ وہ مریض جو زیادہ لمبا عرصہ ذہنی کام نہ کرسکے اور تھک جائے اور جسم کے دوسرے حصوں میں بھی کمزوری کی علامتیں ظاہر ہوتی ہوں، ان کا سارا نظام ہی کمزور ہو جاتا ہے اور وہ بہت جلد تھکنے لگتا ہے کلکیریا کارب دینے سے آرام محسوس کرتا ہے اور بے چینی زیادہ عرصہ نہیں رہتی۔ اگر مریض بہت پرجوش (Excited) ہو تو اسے کئی قسم کے نظارے دکھائی دینے لگتے ہیں۔ نوکدار چیزیں نظر آئیں گی، تصویریں اور اجسام ناچتے ہوئے دکھائی دیں گے اسی طرح بے جان اشیاء، کیل، تار، چبھنے اور کاٹنے والی چیزیں دکھائی دیتی ہیں اگر بچوں میں بھی ایسی علامتیں نظر آئیں تو کلکیریا کارب یقینی دوا ہے۔ عام کمزوری کی علامت ہو سردی محسوس ہوتی ہو اور ہاتھ پاؤں جلیں تو کلکیریا کارب دے دیں، دیگر وہمی نظاروں کا انتظار لازمی نہیں ہے۔ ایسا مریض اکثر چٹکیاں لیتا رہتا ہے اور ایسے مریض کو سونے سے پہلے چہرے بھی دکھائی دیتے ہیں لیکن موت کا خوف نہیں ہوتا۔ ناخنوں کے ساتھ جلد اکڑ جاتی ہے جو بہت تکلیف کا باعث ہوتی ہے۔ یہ علامت پٹرولیم میں بھی ہے، جلد خشک ہو کر ناخنوں کو چھوڑ دیتی ہے جیسے خشک ایگزیما ہو ایسے علاقوں میں جہاں پٹرولیم کا دھواں زیادہ ہو وہاں پٹرولیم ہومیوپیتھی پوٹینسی میں اچھا کام کرتی ہے۔ خشک دمہ ہوتا ہے اور سینے کے اندر خشکی محسوس ہوتی ہے۔

عام طور پر غم اور ڈپریشن کے دورے میں سوڈیم سالٹ کی دوائیں مؤثر ہوتی ہیں جن میں نیٹرم میور، آرم میور، گریشولا بھی شامل ہیں۔ اگر مریض غم زدہ ہو کر زندگی میں دلچسپی لینا چھوڑ دے تو ایمبرا گریسا اور آرنیکا بھی مؤثر ہیں۔ کلکیریا کارب کی ڈپریشن کی ایک خاص علامت ہے جو کسی اور دوا میں نہیں وہ یہ ہے کہ چھوٹی سی عمر کی بچی غمزدہ ہو کر ہر چیز سے بے نیاز ہو کر بیٹھ جاتی ہے حالانکہ ابھی اس کے کھیلنے کودنے کے دن ہیں اگر بلوغت سے پہلے خصوصاً لڑکیوں میں اداسی کا ایسا دورہ پڑے تو اس کے فوری علاج کی ضرورت ہے کیونکہ وہ مایوس ہو کر خودکشی کی خواہش کرتی ہیں لیکن اس میں تشدد نہیں ہوتا اور بغیر معقول وجہ کے زندگی سے مایوس ہو جاتی ہیں۔ یہ کلکیریا کارب کی خاص علامت ہے۔ اس کا مریض زیادہ سوچ بچار نہیں کرتا۔ عام غم کے مقامات میں جلد تھک جاتا ہے۔ جسمانی کمزوری کی شکایت کرتا ہے۔ اگر کلکیریا کارب کے ساتھ کیلشیم بھی استعمال کروائیں تو تھکاوٹ کا علاج ہے۔

کلکیریا کارب کے مریض کو سونے کے بعد ڈراؤنی خوابیں آتی ہیں اور اندھیرے میں جن بھوتوں کے خیال سے ڈرتا ہے۔ خواب میں اپنے آپ کو زخمی یا کسی حادثے میں ملوث دیکھے گا یا آگ لگنے کی خوابیں دیکھے گا۔ اس کی علامتوں میں ہر قسم کا سر درد ہوتا ہے لیکن دوسری دواؤں سے تمیز کرنے والی نشانی یہ ہے کہ سر درد روشنی سے بڑھتا ہے دن کے وقت رات کی نسبت زیادہ سر درد ہوگا۔ گریفائٹس کا سر درد بھی روشنی سے بڑھتا ہے کیونکہ دونوں میں کاربن کا عنصر موجود ہے۔ کاربوویج میں بھی یہی علامت ہے۔ سر درد میں ٹھنڈی ٹکور سے آرام محسوس ہوتا ہے۔

اگر بچے کا سر بڑا ہونے لگے، آنکھوں کی پتلیاں کمزور ہو جائیں اور بچہ رات کو سوتے میں دردناک چیخ مارے تو عموماً ایسے بچوں کا اپریشن کروانا پڑتا ہے جس میں شفا کے امکانات بہت کم ہیں اور بچہ اکثر صورتوں میں نیم پاگل سا ہو کر رہ جاتا ہے۔ اگر ہومیوپیتھی علاج کیا جائے تو کلکیریا کارب کام کر سکتی ہے۔ عام طور پر تو سلیشیا جگہ جگہ سے پانی نکال دیتی ہے اور سر آہستہ آہستہ سوکھ کر واپس اپنی اصل جگہ پر آ جائے گا۔ اگر بیماری کافی زیادہ آگے بڑھ چکی ہو تو کلکیریا کارب اونچی طاقت میں مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

آنکھ کے کورنیا میں بعض دفعہ سفید مواد آ جاتا ہے اور آہستہ آہستہ بہنے لگتا ہے اگر انفکشن پرانی ہو تو مواد میں زردی آ جاتی ہے اس میں کلکیریا کارب مفید ہے۔ اگر کان کا مواد زرد رنگ کا ہو تو یہ کلکیریا کارب کی علامت ہے۔ کان کے پردوں میں پیدا ہونے والی کمزوری اور آہستہ آہستہ ظاہر ہونے والے بہرہ پن جس میں کان رفتہ رفتہ آوازوں کی تمیز کرنا چھوڑ دیتا ہے کلکیریا کارب بہت مفید ہے۔ آنکھوں کی تھکاوٹ اور دباؤ سے پیدا ہونے والی کمزوری میں کلکیریا کارب اچھی دوا ہے لیکن اونسوموڈئیم آنکھوں کی تھکاوٹ کے لئے زیادہ مؤثر دوا ہے۔ اس میں سر میں درد بھی ہوتا ہے جو آکر ٹھہر جاتا ہے لیکن زیادہ شدت اختیار نہیں کرتا اگر جلسیمئم ۲۰۰ بھی ساتھ ملا کر دیں تو غیر معمولی فائدہ ہوتا ہے۔ بعض دفعہ موسم بدلنے سے طبیعت بوجھل پژمردہ ہو جاتی ہے فضا میں کوئی ایسا اثر ہوتا ہے جس کی وجہ سے جسم وقتی طور پر کمزوری محسوس کرتا ہے۔ کلکیریا کارب چونکہ مستقل اور لمبے عرصہ چلنے والی بیماریوں کی دوا ہے اس لئے وقت لیتی ہے اگر بیماری کرانک ہو جائے اور خلیوں تک سرایت کر چکی ہو تو کلکیریا کارب دینی چاہئے۔

کلکیریا کارب میں انڈے کھانے کی شدید خواہش ہوتی ہے۔ بچہ ایسی چیزیں کھاتا ہے جو ہضم نہیں ہوتیں مثلاً مٹی، کاغذ وغیرہ۔ اکثر ایسے بچے ہیضہ اور بدہضمی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مریض کو سر کی چوٹی پر بوجھ کا احساس ہوتا ہے، سر میں درد ہو تو ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ ذہنی دباؤ سے سر درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ سر کی جلد پر خارش ہوتی ہے۔ آنکھیں روشنی برداشت نہیں کر سکتیں۔

پرانی قبض کی بیماری میں بھی کلکیریا کارب مفید ہے۔ سلیشیا اور ورٹیرم البم بھی قبض کی اچھی دوائیں ہیں۔ ورٹیرم البم عموماً کھلے اسہال میں کام آتی ہے اس لئے عموماً ذہن اسی طرف جاتا ہے لیکن یہ قبض کے لئے بھی مفید ہے۔ بچوں میں ضدی قبض سلیشیا سے کھل جاتی ہے لیکن اگر وہ اثر نہ کرے تو ورٹیرم البم دیں لیکن اگر معین علامتیں کلکیریا کارب کی ہوں تو کلکیریا کارب دیں اس سے چند دنوں میں پیٹ میں نرمی پیدا ہو جاتی ہے اور قبض آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہے۔ یہ اس قسم کی دوا نہیں ہے کہ فوری دیتے ہی اثر ہو جائے۔

کلکیریا کارب مردوں عورتوں دونوں کی اندرونی کمزوریاں دور کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتی ہے۔ رحم کے نیچے کی طرف گرنے کے رجحان کو روکتی ہے۔ کلکیریا کے مزاج کے تحت ساری علامتیں اندرونی اعضاء پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔ ماہانہ نظام کی خرابیاں بھی دور کرتی ہے بہت زیادہ خون آنے میں بہت اہم دوا ہے اور اور گہرا اثر کرتی ہے صرف بلیڈنگ ہی نہیں روکتی بلکہ اندر جو غدودیں وغیرہ بڑھ جاتی ہیں ان کا علاج بھی کرتی ہے اس کے لئے یہ نسخہ بہت اچھا ہے۔ کلکیریا کارب + میوریکس + سابائنا۔ تینوں کو ملا کر میں نے بارہا استعمال کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے۔

رحم میں رسولیوں کا رجحان ختم کرنے کے لئے اور فائبر ایڈز کو بھی دور کرنے والی دوا ہے۔ اس کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ بہت گاڑھا ہر وقت رہنے والا لیکوریا ہوتا ہے اگر ایسی مریضہ میں حمل ضائع ہونے کا رجحان بھی ہو تو کلکیریا کارب بہت قیمتی دوا ہے۔ میں نے ایک دفعہ ایک مریضہ کو دی اس نے اتنا اچھا اثر کیا کہ اگلے پیریڈز سے پہلے حمل ٹھہر گیا حالانکہ اس سے پہلے کئی حمل ضائع ہوچکے تھے۔ استقرار حمل کے لئے صحیح دوا کی تشخیص بہت ضروری ہے۔ عموماً فیرم فاس، کلکیریا فاس اور کالی فاس عمومی کمزوری اور خون کی کمی کو دور کرتی ہیں۔ دوران حمل ان تینوں دواؤں کو بطور ٹانک استعمال کرواتا ہوں دوسری مددگار دوا پولو فائیلم ہے۔ لیکن اگر مریض کی ساخت کلکیریا کارب والی ہو اور وہ موٹاپے کی طرف مائل ہو زرد رنگت جلدی تھک جانے والا ہو تو اسے بلا خوف و خطر کلکیریا کارب دیں پھر کسی اور دوا کا سوچیں۔

چونکہ کلکیریا کی علامتیں رکھنے والی بیماریاں لمبے عرصہ کے زہروں سے جمع ہونے سے پیدا ہوتی ہیں اس لئے اس کا علاج بھی لمبا عرصہ جاری رہتا ہے مگر اس طرح سے کہ کبھی دیں اور کبھی روک لیں۔ مریض کے ٹھیک ہونے کے بعد بھی چھ ماہ تک جاری رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

اگر کھانسی لمبی ہو جائے اور تھوک کے ذریعہ خون آئے تو یہ کلکیریا کی علامت ہے اس میں کالی کارب کی طرح پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ عمومی کمزوری اگر بہت بڑھ جائے تو ایسا مریض زیادہ دیر تک پشت ٹکا کر بیٹھ بھی نہیں سکتا اور کرسی سے پھسل جاتا ہے یہ کلکیریا کی علامت ہے اور کوئی تکیے سے کھسک کر نیچے آ جائے تو اس میں میوریٹک ایسڈ اچھی دوا ہے۔ یہ خاص اس بات کا نشان ہے کہ مریض کمزوری سے نیچے کھسک جاتا ہے۔ کلکیریا کارب میں کمر کے نچلے حصہ میں درد ہوتا ہے، کمر میں کمزوری محسوس ہوتی ہے اور بیٹھ کر اٹھنے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے

(باقی آئندہ)

کتنی تعداد میں یہ کتب مطلوب ہیں

نظارت نشر و اشاعت قادیان کا ارادہ ہے کہ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اجازت لیکر مندرجہ ذیل کتب یہاں طبع کروائی جائیں۔ لیکن سکیم پیش کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ہمیں جماعتوں کی ڈیمانڈ کا اندازہ ہو اس لئے احباب و عہدیداران جماعت سے گزارش ہے کہ وہ اولین فرصت میں مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں۔

☆ روحانی خزائن کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مشتمل 23 جلدوں کا سیٹ۔ اخراجات طباعت اندازاً 2,500 روپے۔ انشاء اللہ دوسرے اور تیسرے مرحلہ میں ملفوظات اور تفسیر کبیر کی جلدوں کی طباعت کی سکیم ہوگی۔

☆ A Man of GOD کا اردو ترجمہ "ایک مرد خدا"۔ (قیمت 100 روپے)۔

☆ ہومیو پیتھی علاج کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کلاسوں پر مشتمل کتاب جلد 1۔ قیمت 100 روپے۔

☆ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لیکچر پر مشتمل کتاب۔ قیمت 50 روپے۔

"Islam's Response to the Contemporary Issues" Rs- 50/-

(ناظر نشر و اشاعت)

بقیہ ـ اداریہ

ضیاء الحق کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یکم جولائی 1988ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ ضیاء الحق کا احمدیت دشمن طریقوں سے باز نہ آنا ہی اس کا چیلنج مباہلہ کو قبول کرنا ہوگا۔ خواہ وہ ظاہر طور پر اس مباہلہ کو قبول کرے یا نہ کرے۔ اور اب یہ عبرت ناک خدائی سزا سے بچ نہ سکے گا چنانچہ حضور کے اس فرمان کے بعد ہی 17 اگست کو ضیاء الحق نہ چاہتے ہوئے بھی نہایت حسرت کے ساتھ اپنے 28 جرنیلوں سمیت جل کر خاک ہوگیا۔

ادھر چیلنج مباہلہ کے بعد جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے 1988ء سے اب تک بے شمار ترقیات سے نوازا ہے۔

☆ لاکھوں لوگ یہاں تک کے بعض ممالک کے ممبران پارلیمنٹ اور چیفس بھی ہر سال جماعتِ احمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں۔

☆ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ احمدیت کی آواز آج دنیا میں تمام مسلم فرقوں کی اور مذہبی جماعتوں کی نسبت غالب ہے۔

☆ جماعت کا بجٹ کروڑوں سے نکل کر عرب تک پہنچ چکا ہے۔

☆70 سے زائد زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کئے جا چکے ہیں۔ ہزارون مساجد مشن ہاؤسز پریس اخبارات ورسائل اور ہسپتال واسکول اور کالجز دن رات خدمت خلق میں مصروف ہیں۔

پس اب یہ دوسری مرتبہ پھر پیش کیا جانے والا مباہلہ بھی یقیناً دشمنانِ احمدیت کی روحانی جسمانی ہلاکتوں اور احمدیت کیلئے ترقیات وفتوحات کی نوید لائے گا۔۔۔ بس ضرورت ہے زمضان میں خصوصی دعاؤں، گریہ وزاری وابتہال کی۔ وھُوالموفقُ۔

منیر احمد خادم

پٹنہ بک فیئر 1996ء میں احمدیہ بک اسٹال کی شمولیت

یکم تا 15/ دسمبر 96ء آل انڈیا سطح پر ایک بک فیئر کا انعقاد بہار کی راجدھانی پٹنہ میں ہوا۔ جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو بھی اسٹال لگانے کی توفیق ملی۔ خاکسار کی سرپرستی میں امسال جماعت احمدیہ کا اسٹال تبلیغی نقطۂ نظر سے بے حد کامیاب رہا۔ خاکسار خود روزانہ اسٹال میں جاتا تھا۔ جماعت احمدیہ پٹنہ کے مکرم نیّر صاحب عرف پرنس نے قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ موصوف نے احمدیہ اسٹال کو کامیاب بنانے میں ہر طرح سے تعاون دیا۔ مکرم سیّد محمود احمد صاحب سیکریٹری مال پٹنہ، مکرم سیّد امتیاز احمد صاحب آرہ، مکرم ملک شریف احمد صاحب پٹنہ اور مکرم سید وسیق الدین صاحب پٹنہ بھی شکریے کے مستحق ہیں۔ جنھوں نے انتہائی محنت اور حوصلہ کا ثبوت دیا۔ اسی طرح مکرم سید طفیل احمد صاحب شہباز مبلغ سلسلہ کو خصوصاً اس بک اسٹال میں تبلیغی نقطۂ نظر سے بلوایا گیا تھا۔ جنھوں نے سارا وقت بڑی جانفشانی اور محنت سے تبلیغ میں صرف کیا۔

ہندی ترجمہ قرآن مجید مسلمانوں کی بہ نسبت ہندوؤں اور دوسرے غیر مسلموں میں قرآن کریم ہندی ترجمہ کا رجحان زیادہ تھا۔ قریباً 70 قرآن کریم ہندی لوگ بڑے جوش وخروش کے ساتھ خرید کر لے گئے۔ تفسیر صغیر کی بھی 11 کاپیاں اس کی خصوصیات کے بناء پر لوگوں نے خریدیں۔ لوگ دیوانہ وار اسے حاصل کرنے کیلئے ٹوٹ پڑ رہے تھے۔ بے شمار لوگوں نے مقامی ایڈریس اس لئے حاصل کئے تاکہ آئندہ قرآن کریم حاصل کیا جاسکے۔

اسلامی اصول کی فلاسفی اس کتاب کی خصوصیات کی بناء پر لوگوں نے انگلش میں 75 عدد اور اردو میں 74 عدد کتابیں خریدیں۔ جب کہ آخری دنوں میں اس کی افادیت سے روشناس کرایا گیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے واضح نام موجود ہونے کے باوجود اُس کی خصوصیات کے بناء پر لوگوں نے خرید رکھیں۔ یعنی اس کی معقولیت موافقین اور مخالفین میں یکساں رہی۔

بدر مسیح موعود نمبر بھی عوام میں بے حد مقبول رہا۔ مکمل عقائد احمدیت اور اعتراضات کے جوابات کی تفصیل لوگوں کی کشش کا باعث رہی۔ اُس کی کل 50 سے زائد کاپیاں فروخت ہوئیں۔ اُس میں ایک کروڑ کا چیلنج لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔

نیز کتابوں کے ذریعہ قریباً 20000 ہزار لوگوں تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ جس میں بک فیئر کے مہمان خصوصی مکرم اندر سنگھ نامدھاری ٹرانسپورٹ منسٹر اور مکرم عبدالباری صدیقی صاحب خوراک سپلائی منسٹر بھی شامل ہیں۔ جب یہ دونوں اشخاص الگ الگ وقتوں میں اسٹال میں تشریف لائے تو انہیں قرآن مجید اور جماعتی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا گیا۔ اس موقعہ پر خاکسار بھی وہاں موجود تھا۔ مکرم اندر سنگھ نامدھاری کو مکرم طفیل احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے اور مکرم عبدالباری صدیقی کو خاکسار نے تحفہ قرآن کریم اور لٹریچر پیش کیا۔ جسے انہوں نے شکریے کے ساتھ قبول کیا۔

امسال احمدیہ بک اسٹال سے کل -/14307 کی کتب فروخت ہوئیں۔ بے شمار لوگوں نے ہمارے ایڈریس لیکر اپنے ایڈریس لکھوائے تاکہ بک فیئر کے بعد بھی ہمارا رابطہ قائم رہ سکے۔ خدا کرے کہ فروخت ہو چکی کتابیں اور تبلیغی مساعی احمدیت کی ترقی کا موجب ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو کھولے اور ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

(امیر جماعت احمدیہ بہار)

کلکتہ میں جماعت احمدیہ کا بک اسٹال

کلکتہ میں مسجد احمدیہ کے کچھ فاصلہ پر پارک سرکس میدان میں ہر سال پوجا کے دوران میلہ لگتا ہے جس میں شمولیت کی غرض سے ہزاروں لوگ حاضر ہوتے ہیں۔ محترم شہزادہ پرویز صاحب صدر جماعت احمدیہ کلکتہ کی نگرانی میں میلے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس سال پہلی بار وہاں پر بک اسٹال لگایا گیا۔ 18 اکتوبر بروز جمعہ سے اسٹال کا آغاز ہوا 24 اکتوبر بروز جمعرات شام پانچ بجے تک اسٹال لگایا گیا۔

اسٹال کو مختلف زبانوں کے پوسٹر اور اقتباسات سے مزین کیا گیا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی تصویر بھی لگائی گئی۔ پورے ایک ہفتہ اسٹال جاری رہا۔ ہندو۔ مسلمان سینکڑوں کی تعداد میں ہمارے اسٹال میں آئے اور جماعتی معلومات حاصل کیں۔ مفت لٹریچر ان کو دیا گیا اور ایک ہفتہ کے دوران دو ہزار دو صد اڑتالیس روپے کی کتب بھی فروخت ہوئیں کلکتہ کے خدام انصار۔ اطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

خاص طور پر مکرم ایاز احمد صاحب بھٹی سیکرٹری تعلیم وتربیت نے اسٹال کی منظوری وغیرہ کے حاصل کرنے میں بہت کوشش کی۔ مکرم حمید کریم صاحب۔ مکرم زعیم احمد صاحب۔ مکرم نسیم احمد صاحب نے بھی نمایاں رنگ میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ اس اسٹال کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔ (مکرم محمد کلیم خان صاحب مبلغ کلکتہ)

تبلیغی رپورٹ آگرہ سرکل

تبلیغی دورہ۔ دوران ماہ تبلیغ کی غرض سے مندرجہ ذیل چار نئے مقامات کا دورہ کیا۔ ضلع علی گڑھ کے تین مقامات۔ موضع تمھولی 'لدوا' بھوجپورہ و آگرہ کے ایک موضع بھردلی کا دورہ کیا۔

اجلاسات۔ ان نئے مقامات میں لوگوں کو گھروں سے بلا کر ایک جگہ جمع کر کے احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اس طرح سے دوران ماہ تقریباً سات سو افراد کی خدمت میں پیغام حق پہنچایا گیا۔

آگرہ کی نئی جماعت دھنولی میں صدر و سیکرٹری کا انتخاب۔ 16.10.96 کو آگرہ کی نئی جماعت دھنولی میں جماعتی عہدے داران کا انتخاب کرایا گیا۔

حکام کی خدمت میں اسلامی لٹریچر کی پیشکش۔ دوران ماہ مندرجہ ذیل حکام کی خدمت میں اسلامی لٹریچر دیا گیا۔ 14.10.96 کو شری کرم ویر سنگھ (D.I.G) آگرہ رینج 17.10.96 کو شری ڈی ایس تومر صاحب S.P دیہات اور شری سنجے کمار ورما (S.P.T P.R.O) 21.10.96 کو شری ایل کے مشرا S.S.P آگرہ اور شری آر کے سنگھ ایس. ایس. پی. ٹی. پی. آر. او آگرہ اور 31.10.96 کو شری رنبیر سنگھ پولیس انسپکٹر تھانہ ملپورہ کی خدمت میں جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا۔

دعائی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو خدمت دین بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اور نو مبائعین کو ثبات قدمی بخشتے ہوئے مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے۔

شموگہ میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ شموگہ کو دوسری مرتبہ جلسہ سیرت النبی ﷺ منانے کی توفیق ملی الحمد للہ۔ یہ جلسہ مکرم محب احمد صاحب نہرو بلڈنگ کے ہاں مورخہ 28.10.96 کو ٹھیک تین بجے منعقد کیا گیا۔

محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ سیکرٹری تبلیغ کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز محترمہ امتہ الرحیم محب صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا عہد نامہ محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ نے دوہرایا۔ حمد رب العالمین محترمہ سیدہ حاجرہ منصورہ نے پڑھی اور نعت محترمہ عائشہ فرحت نے پڑھی۔ حدیث محترمہ امتہ العلیم جبین نے آنحضرت ﷺ کے اخلاق و فضائل پر پڑھ کر سنائی۔ تقریر محترمہ امتہ الرفیق صاحبہ نے "رحمت للعالمین کا اسوۂ حسنہ" کے عنوان پر کی۔ نیز محترمہ امتہ المجید نازنی نے بعنوان "آنحضرت ﷺ کے عورتوں پر احسانات" پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

عزیزہ حامدہ بیگم نے نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ محترمہ امتہ الرحیم مظہر نے بعنوان رحمت بنتا ہے تو رحمت للعالمین کے اسوۂ حسنہ کو اختیار کریں۔ محترمہ امتہ العلیم بھٹی بعنوان آنحضرت ﷺ کے حیات طیبہ کے دو عظیم شاہکار اور طلعت النساء نے آنحضرت ﷺ کی شادی کے عنوان سے مضامین پڑھ کر سنائے۔ عزیزہ عابدہ صدیقہ نے قرآن کریم اور رسولِ کریم سے سچی محبت کرنا عنوان پر روشنی ڈالی۔ محترمہ امتہ الکلیم صاحبہ نے نظم "سلام ان پر درود ان پر زبان پہ آیا ہے نام جن کا" پڑھ کر سنائی۔ بعد دعا کے یہ جلسہ ختم ہوا۔

صاحب خانہ نے تمام حاضرین جلسہ کا چائے اور شیرینی سے تواضع کیا۔ خدا کے فضل سے جلسہ کامیاب رہا۔ خدا تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

امتہ الحفیظ

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شموگہ کرناٹک)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

FAX - 01872 - 20105 ☎ 01872 - 20757

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

DISTT - GURDASPUR, PUNJAB (INDIA).

VOL - 46 THURSDAY, 30 JANUARY 1997 ISSUE NO 5

صدقۃ الفطر۔ اور۔ عید فنڈ

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا سا حکم ہے مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں حقیقت میں بہت اہم اور ضروری ہوتے ہیں جن کی بجا آوری اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور عدم بجا آوری خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتی ہے۔ اسی قسم کے اسلامی احکام میں سے (جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں) ایک اہم حکم صدقۃ الفطر سے تعلق رکھتا ہے جو تمام مسلمان مردوں عورتوں اور بچوں پر (خواہ وہ کسی بھی حیثیت کے ہوں) فرض ہے جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربّی کیلئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے بلکہ روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوازائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔

صدقۃ الفطر کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کیلئے ایک صاع عربی پیمانہ مقرر کی ہے۔ جو قریبا اڑھائی کلو کے ہم وزن ہوتا ہے سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے چونکہ آجکل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں بھی ادا کیا جاتا ہے اس لئے جماعتیں غلہ کی مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔ قادیان اور اسکے گرد و نواح میں چونکہ ایک صاع کی اوسط قیمت 12.50 روپے بنتی ہے۔ اس لئے پنجاب کیلئے صدقۃ الفطر کی پوری شرح 12.50 روپے مقرر کی گئی ہے۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید الفطر سے کم از کم پانچ روز پہلے ہو جانی چاہئے۔ تاکہ بیوگان۔ یتامیٰ اور نادار مستحقین کی اس رقم سے بروقت امداد کی جاسکے۔

یہ رقم مقامی غربا اور مساکین پر بھی خرچ کی جاسکتی ہے لیکن جن جماعتوں میں صدقۃ الفطر کے مستحق لوگ ہوں وہ ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوائیں۔ یاد رہے کہ صدقۃ الفطر کی رقم دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔

عید فنڈ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے ہر کمانے والے فرد کیلئے کم از کم ایک دو پیسہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے۔ اب جبکہ روپیہ کی قیمت کئی گنا گر چکی ہے احباب جماعت کو چاہئے کہ اپنے عید کے اخراجات میں کفایت کرتے ہوئے اس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جملہ احباب جماعت کو اس ضروری فریضہ کی ادائیگی کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

وقفِ جدید کے سالِ نو 97ء کا بابرکت اور پُرعظمت اعلان

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27/دسمبر بروز جمعۃ المبارک جلسہ سالانہ قادیان کے دوسرے روز وقفِ جدید کے بیالیسویں (42) سال کا اعلان فرما دیا ہے۔ اس موقعہ پر حضور انور نے دنیا بھر کی احمدی جماعتوں کا تجزیہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ وقفِ جدید کے چندوں کے لحاظ سے ہندوستان 14/ لاکھ 64 ہزار روپے دے کر چھٹے نمبر پر آیا ہے حضور نے فرمایا ہندوستان کی بھی یہ غیر معمولی قربانی ہے۔ نیز فرمایا:۔

میں اس وقت ہندوستان کی جماعتوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ وقفِ جدید کے کام کو وہاں منظم کریں کیونکہ آپ کی اکثر تبلیغ وہاں پر وقفِ جدید کے ذریعہ ہو رہی ہے بہت سی پھیلتی ہوئی ضرورتیں ہیں جنہیں اللہ کے فضل سے وقفِ جدید نے سنبھال رکھا ہے۔ اور وقفِ جدید کے نظام کو باہر سے جو امداد مل رہی ہے آپ کوشش کریں کہ آپ جلد اس بیرونی امداد سے مبرّا ہو جائیں۔ حضور نے فرمایا کہ:۔

ہندوستان کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہ عرصہ تک بیرونی دنیا کی مدد کرتا رہا ہے چونکہ ہندوستان سے تعلق میں پرانی غیرتیں ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ چونکہ ہندوستان میں پیدا ہوئے ہیں اس محبت کے تقاضے کے طور پر میری دلی خواہش یہی رہتی ہے کہ ہندوستان کو پھر وہ پرانی عظمتیں نصیب ہو جائیں اور وقفِ جدید ہی ایک ذریعہ ہے۔ ہندوستان کی کھوئی ہوئی عظمتوں کو حاصل کرنے کا اس لئے آپ کوشش کریں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ آپ کے اندر کثرت سے وہ ولی پیدا ہو جائیں جن ولیوں کا حضرت مصلح موعودؓ نے وقفِ جدید کے تعلق میں ذکر فرمایا ہے۔

وقفِ جدید کی موجودہ ضروریات کو پورا کرنے کے لئے سال 97ء کا بجٹ وقفِ جدید مجلس مشاورت بھارت نے 16.27% فیصد اضافہ کے ساتھ حضور اقدس کی خدمت میں منظوری کی سفارش کی ہے اس لئے افراد جماعت سے درخواست ہے۔ وہ اپنے اپنے وعدہ جات میں حسب توفیق اضافہ کریں۔

حضور انور کی منظوری سے رمضان المبارک کے بابرکت ایام ختم ہونے سے قبل جو افراد اپنا چندہ وقفِ جدید سال کے شروع میں ہی ادائیگی کر دیتے ہیں ان کے اسماء رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں 29/رمضان کو بغرض خصوصی دعا پیش کئے جاتے ہیں ایسے خوش نصیب افراد حضور انور کی دعاؤں سے مستفید ہوں گے اللہ تعالیٰ جملہ افراد جماعت کو اپنے پیارے امام کی منشاء مبارک کے مطابق چندہ وقفِ جدید میں نمایاں طور پر اضافہ کے ساتھ ادائیگی کی توفیق بخشے۔ آمین۔

مکرم امیر صاحب / صدر صاحب / سیکریٹری وقفِ جدید / یہ سرکلر کسی جمعہ کے دن تمام افراد جماعت کو سنانے کا انتظام فرمادیں اور وقفِ جدید کے اس نئے سال میں نئے عزم کے ساتھ وقفِ جدید کے وعدہ جات اور وصولی کا ہر فرد جماعت سے انتظام فرمادیں کہ کوئی فرد جماعت حتّٰی کہ کوئی نومولود بھی اس جہاد میں حصہ لینے سے رہ نہ جائے۔ دوران سال جماعت میں نئے شامل ہوئے افراد کو بھی حسب توفیق اس میں شامل کرنا ضروری ہے۔ اللہ سب کو جزاء خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظم وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان)

درخواست ہائے دعا

☆ میری بھابی بشریٰ اقبال صاحبہ کافی دنوں سے گردے کی بیماری میں مبتلا ہیں اب تو دونوں گردے کام کرنا بالکل بند کر چکے ہیں۔ ہفتہ میں دوبار "ڈیلاشیش" کروانا پڑتا ہے۔ ڈاکٹروں نے آپریشن کرنے کو کہا ہے۔ گردے سے متعلق اخبارات میں بھی اعلان کروا لیا گیا ہے۔ اگر کوئی احمدی بھائی اپنا گردہ دینا چاہیں تو عین نوازش ہوگی۔ خون_2+ ہے۔ جو دوست (O) والے ہوں وہ ہم سے مندرجہ ذیل فون نمبروں پر رابطہ قائم کریں۔

(033-2805209-2407035,2407919

ہمارا پتہ ہے۔

Abdul Hamid Karim

57- Bright Street

Calcutta -17

نیز دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

☆ خاکسار اپنی اور اہل خانہ کی صحت و تندرستی کاروبار میں برکت اور واقف نو بچی کی تعلیم و تربیت کی بہتر رنگ میں توفیق پانے کیلئے درخواست دعا کرتا ہے۔

(محمد انیس صدیقی کانپور)

☆ ڈاکٹر محمد عارف صاحب یوپی سے نیک مقصد میں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر 100/ روپے۔

(منیجر بدر)

☆ مکرم محمد عباس علی صاحب شمس بالاکوٹی نے ایک مہندرا جیپ خریدی ہے اس کے صحیح و سلامتی سے چلنے اور حادثات سے محفوظ رہنے کیلئے نیز والدین اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر شکرانہ 70 روپے۔

☆ آمنہ بیگم زوجہ سراج الدین خان احمدی پنڈ گری ڈسٹرکٹ امرتسر لمبے عرصے سے بیمار چلی آرہی ہیں کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ بیٹے کی صحت و تندرستی کیلئے بھی دعا کی درخواست کرتی ہیں اعانت بدر 10/ روپے۔

زکوٰۃ

☆۔ "زکوٰۃ" اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے۔

☆۔ ہر صاحب نصاب مسلمان مرد اور عورت پر "زکوٰۃ" کی ادائیگی فرض ہے۔

☆۔ "زکوٰۃ" مومنوں کے اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

☆۔ ادائیگی "زکوٰۃ" کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی محبت حاصل ہوتی ہے۔

☆۔ یہ صرف روحانی بیماریوں ہی کا علاج نہیں بلکہ ظاہری تکلیف۔ اور مصائب و آرام سے بھی نجات پانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

☆ ۔ کوئی بھی دوسرا چندہ "زکوٰۃ" کا قائمقام متصور نہیں ہو سکتا۔

☆ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی رو سے "زکوٰۃ" کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

BODY GROW GYM
SANTOSH NAGAR

ARROW GYM
CHANDRAN GUTTA

چیف کوچ۔ محمد عبد السلیم نیشنل باڈی بلڈر۔ حیدر آباد

وزن کم کرنے۔ بڑھانے۔ موٹاپا دور کرنے کے سلسلہ میں کی جانے والی ایکسر سائز اور خوراک۔ باڈی بلڈنگ کر رہے احباب شیڈول کیلئے باڈی ویٹ ساتھ لکھیں۔ مستورات سلم باڈی کیلئے معلومات حاصل کریں۔ باڈی ویٹ بڑھانے یا کم کرنے کیلئے BODY GROW پاؤڈر دستیاب ہے۔ مکمل معلومات کیلئے اس پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

M. A. SALEEM (BODY BUILDER)
H. NO. 18-2-888/10/71. NIMRA COLONY FALAKNUMA
POST- 500253 HYDERABAD (A.P.) PH. 040-219036 INDIA